صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 02 (April-June 2026)

مورمن مسیحیت کا اسلامی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of Mormon Christianity in an Islamic context

Dr. Safia
Lecturer, University of Swat. safia.shah155@gmail.com

Rahib Lashari
Ph.D Scholar, Shaikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi. rahibayan@gmail.com

Fida Sultan
PhD scholar, Department of Religious Studies, International Islamic University, Islamabad.
fidasultan5@gmail.com

Abstract:
Mormon Christianity represents a distinctive religious tradition whose historical development, theological doctrines, scriptural claims, and religious practices differ in significant respects from both traditional Christianity and Islam. Against this background, the present study aims to provide an analytical examination of the fundamental beliefs and doctrines of Mormon Christianity from an Islamic theological perspective, with particular attention to its concepts of God, revelation, prophethood, scripture, Jesus Christ, salvation, religious authority, ordinances, temple practices, and polygamy. The study employs a qualitative, comparative and analytical methodology, examining Mormon beliefs within their historical and theological contexts and evaluating them in the light of the Qur'an, Sunnah, and established principles of Islamic theology. The analysis also distinguishes between the mainstream Church of Jesus Christ of Latter-day Saints, historical Mormon positions, fundamentalist groups, and individual interpretations in order to avoid unwarranted generalisations. The findings indicate that, although certain terminological and thematic similarities can be identified between Mormonism and Islam, these similarities do not establish substantive theological correspondence. Significant differences are found particularly concerning the nature and unity of God, the finality of prophethood, the authority and status of scripture, continuing revelation, the theological status of Jesus Christ, crucifixion and atonement, salvation, and the religious significance of specific ordinances and temple practices. The study concludes that a sound Islamic assessment of Mormon Christianity requires a balanced approach that combines accurate historical understanding, recognition of internal diversity, careful examination of Mormon self-understanding, and systematic evaluation of its theological claims according to Qur'anic and Islamic doctrinal principles. Such an approach can contribute to a more precise and academically responsible understanding of Mormon Christianity within comparative religion and Muslim-Christian theological studies.

Keywords: Mormonism; Islamic Theology; Comparative Religion; Revelation; Prophethood; Scripture; Jesus Christ; Salvation; Religious Authority; Mormon Doctrine

تمہید

مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ محض مختلف مذہبی تصورات، عقائد اور رسوم کے تعارف تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کا بنیادی مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ مختلف مذہبی روایتوں کے فکری ڈھانچوں، ماخذِ علم، تصورِ خدا، وحی، نبوت، انسان، نجات اور مذہبی اختیار کو ان کے اپنے تاریخی و فکری پس منظر میں سمجھا جائے اور پھر کسی متعین علمی معیار کی روشنی میں ان کا تجزیہ کیا جائے۔ مورمن ازم (المعروف بہ مورمن مسیحیت) بھی اسی نوعیت کی ایک مذہبی روایت ہے جس کے مطالعے میں تاریخی، کلامی، صحیفائی، سماجی اور تہذیبی پہلو بیک وقت سامنے آتے ہیں۔ اس لیے اس کے بارے میں کسی سنجیدہ علمی تحریر کے لیے ضروری ہے کہ اسے محض ایک مذہبی فرقے یا مسیحی جماعت کے طور پر نہ دیکھا جائے بلکہ اس کے مذہبی دعووں، بنیادی مصادر اور فکری مقدمات کو باقاعدہ تحقیقی منہج کے تحت سمجھا جائے۔ زیرِ نظر مقالے کے مطالعے کے لیے اسلامی تناظر اختیار کرنے کا مقصد مورمن ازم کے بارے میں محض موافقت یا مخالفت پر مبنی رائے قائم کرنا نہیں بلکہ اس کے بیان کردہ مذہبی تصورات کو اسلامی عقائد کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں پرکھنا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ اصول پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ اسلام کسی مذہبی روایت کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کے تاریخی وجود اور اس کے عقائدی دعوے کے درمیان امتیاز قائم کرتا ہے۔ کسی مذہبی تحریک کا تاریخی طور پر وجود میں آنا ایک واقعہ ہے جبکہ اس کے بانی کی نبوت، اس کی مذہبی کتاب کی آسمانی حیثیت، اس کے مذہبی تجربات کی وحیانی صحت اور اس کے عقائد کی صداقت الگ الگ علمی سوالات ہیں۔ چنانچہ ان تمام امور کو ایک ہی درجے میں رکھ کر فیصلہ کرنا تحقیقی احتیاط کے منافی ہوگا۔

اسلامی علمی روایت میں عقائد کے تجزیے کے لیے قرآن مجید بنیادی معیار کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اس کی تشریح اور توضیح فراہم کرتی ہے۔ اسی بنا پر جب کسی غیر اسلامی مذہبی روایت کے عقائد کا اسلامی تناظر میں جائزہ لیا جائے تو محض ظاہری مشابہتیں کافی نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر خدا، وحی، نبی، کتاب، آخرت، نجات، عبادت اور مذہبی رسوم جیسی اصطلاحات مختلف مذاہب میں مشترک ہو سکتی ہیں لیکن ان اصطلاحات کے تحت موجود تصورات ایک دوسرے سے بنیادی طور پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس لیے تقابلی مطالعے میں الفاظ کی مماثلت کے بجائے مفاہیم، مصادر اور عقائدی نتائج کا تقابل زیادہ اہم ہے۔

اس تحقیقی تناظر میں ایک اور اہم اصول تاریخی تنوع اور داخلی اختلاف کو ملحوظ رکھنا ہے۔ مورمن روایت کے اندر مختلف ادوار، جماعتوں اور فکری رجحانات کے درمیان بعض نمایاں اختلافات موجود رہے ہیں؛ چنانچہ کسی مخصوص تاریخی گروہ یا فرد کے موقف کو پوری مورمن روایت کا قطعی اور موجودہ موقف قرار دینا علمی طور پر محتاط طرزِ عمل نہیں ہوگا۔ اسی طرح موجودہ مذہبی اداروں کے موقف کو ابتدائی دور کی تمام تعلیمات پر منطبق کرنا بھی درست نہیں۔ لہٰذا اس مطالعے میں جہاں ضرورت ہوگی وہاں تاریخی دور، مذہبی جماعت اور عقیدے کے ماخذ کے درمیان امتیاز قائم رکھا جائے گا۔

اس تنقیدی مطالعے کا بنیادی منہج یہ ہوگا کہ مذہبی دعووں کو پہلے ان کے اصل سیاق میں سمجھا جائے پھر ان کی اسلامی عقائد کے ساتھ موافقت یا عدمِ موافقت کا جائزہ لیا جائے اور جہاں کسی دعوے کے تاریخی یا مذہبی ثبوت میں کمزوری محسوس ہو وہاں اسے دلیل اور علمی اصول کے ساتھ واضح کیا جائے۔ اس طرح یہ مطالعہ نہ مورمن ازم کے بارے میں محض تردیدی تحریر ہے اور نہ اسلامی عقائد کی عمومی توضیح تک محدود ہے بلکہ اس کے ذریعے مواد کی ایک منظم، تنقیدی اور اسلامی علمی قرأت پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مورمن مسیحیت کا تعارف

مورمن ازم کو کسی ایک ہم عصر ادارے کے نام کے بجائے ایک وسیع مذہبی اور تاریخی روایت کے طور پر دیکھنا درست ہے۔ یہ اصطلاح روایتی طور پر اس الہیات، مذہبی ثقافت، صحیفائی روایت، اداروں اور برادریوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو 1820ء اور 1830ء کی دہائیوں میں "جوزف سمتھ[1]" کی شروع کردہ تحریک سے پروان چڑھے۔ سمتھ کی تحریک نے خود کو ابتدائی مسیحیت کی بحالی کے طور پر پیش کیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قائم کردہ اصل کلیسیا (چرچ) ارتداد کا شکار ہو چکی تھی اور یہ کہ الہی اختیار، وحی، کہانت، رسومات اور درست عقائد کو بحال کیا جانا ضروری تھا۔ لہذا اس تحریک نے مسیحیت کے عناصر کو ایک ممتاز احیائی تاریخی بیانیے کے ساتھ یکجا کر دیا۔

اس روایت میں "کتابِ مورمن[2]" کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسے ماننے والوں کی طرف سے جوزف سمتھ کے ترجمہ کردہ ایک قدیم ریکارڈ اور عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے گواہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے[3]۔ یہ کتاب بائبل، "تعلیمات و عہود[4]" اور "قیمتی موتی[5]" کے ساتھ مل کر "ایل ڈی ایس مورمن ازم[6]" کی صحیفائی بنیاد تشکیل دیتی ہے۔ اس کے ممتاز عقائد میں الوہیت کا غیر نیقی تصور[7]، تخلیقِ ارضی سے قبل کا وجود، ابدی ترقی، ہیکل کی رسوم، مردوں کے لیے نیابتی بپتسمہ، مسلسل وحی اور تاریخی طور پر تعددِ ازدواج شامل ہے۔

مورمن ازم عقائد کے لحاظ سے کبھی بھی مکمل طور پر یکساں نہیں رہا ہے۔ نبوت کی جانشینی، چرچ کی تنظیم، تعددِ ازدواج، خدا کی حقیقت، صحائف اور احیاءِ دین کے مفہوم کے بارے میں اختلافات نے انیسویں اور بیسویں صدیوں میں مسلسل انشقاق پیدا کیے۔ ایک علمی تخمینے کے مطابق سمتھ کی اصل تحریک سے بننے والے فرقوں کی تعداد 400 سے زیادہ ہے[8]۔ نتیجتاً، اس جدید میدان میں مرکزی دھارے کا مورمن ازم، مورمن بنیاد پرستی، کمیونٹی

---

[1] Joseph Smith

[2] The Book of Mormon

اردو زبان میں اس کا ترجمہ "مورمن کی کتاب" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کے سرورق پر "یسوع مسیح کی بابت ایک اور عہد نامہ" کی سرخی بھی دی گئی ہے۔ مقالہ ہذا میں اس کے انگریزی نسخے کے حوالہ جات کو شامل کیا گیا ہے۔

[3] The Book of Mormon, P. vii

[4] Doctrine and Covenants

[5] Great Piece of Pearl

[6] اسے ایل ڈی ایس مورمن ازم اس لیے کہا جاتا ہے کہ LDS دراصل Latter-day Saints یعنی "آخری ایام کے مقدسین" کا مخفف ہے، جو اس کلیسا کے پیروکاروں کے لیے استعمال ہونے والی شناخت ہے۔ اس کلیسا کا باقاعدہ نام The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints ہے۔ "Mormonism" ایک وسیع تر اصطلاح ہے جو جوزف سمتھ سے شروع ہونے والی پوری مذہبی روایت کے لیے استعمال ہوتی ہے، جبکہ LDS Mormonism خاص طور پر اسی مرکزی کلیسا کی مذہبی تعلیمات اور روایت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

[7] Non-Nicene

الوہیت کے غیر نیقی تصور سے مراد مورمن عقیدۂ الوہیت ہے جس کے مطابق خدا باپ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس ایک ہی الٰہی جوہر کی تین اقانیم نہیں بلکہ الگ الگ شخصیات ہیں۔ تاہم وہ مقصد، ارادے اور عمل میں متحد ہیں؛ یوں یہ تصور روایتی نیقی عقیدۂ تثلیث سے مختلف ہے۔

[8] Benjamin Park, American Zion: A New History of Mormonism, Liveright Publishing, (2024), P. 17

آف کرائسٹ اور دیگر بحالی پسند ادارے، لبرل اور اصلاح پسند رجحانات اور مورمن شناخت کی ثقافتی شکلیں شامل ہیں۔

"ثقافتی مورمن ازم" کی اصطلاح سماجیاتی تجزیے کے لیے خاص طور پر کارآمد ہے کیونکہ مذہبی وابستگی اور ثقافتی تعلق ہمیشہ یکجا نہیں ہوتے۔ بعض افراد مورمن روایات، زبان، سماجی روابط، تاریخی شعور یا اخلاقی عادات کو برقرار رکھ سکتے ہیں جبکہ وہ اب تمام مورمن عقائد کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی ایل ڈی ایس اجتماع میں حصہ لیتے ہیں[9]۔

تاریخی آغاز

مورمن ازم کے ظہور کو انیسویں صدی کے اوائل میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شدید مذہبی تجربات کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ مغربی نیویارک (جہاں جوزف سمتھ رہتا تھا)، وہاں دعوتی اجلاسوں، مسابقتی فرقوں، مشائی مبلغین، تبدیلیِ مذہب کی مہمات اور مسیحیت کی صحیح شکل سے متعلق تنازعات کا غلبہ تھا۔ مؤرخین نے بعد میں اس ماحول کو "دوسری عظیم بیداری[10]" کا حصہ قرار دیا۔ سمتھ کے اپنے ماضی کے بیانات اسے مسیحی فرقوں کے مسابقتی دعووں اور اس امکان کے بارے میں گہری تشویش میں مبتلا دکھاتے ہیں کہ سچا چرچ مذہبی منظرنامے سے غائب تھا۔

سمتھ تقریباً چودہ سال کی عمر میں اس تشویش میں مبتلا تھا کہ اسے کس چرچ میں شامل ہونا چاہیے۔ اس نے عہد نامہ جدید میں یعقوب کے خط[11] پر غور کیا جو ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جن میں حکمت کی کمی ہو کہ وہ خدا سے اس کی دعا کرتے ہیں[12]۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو حکمت عنایت کر دی گئی گویا اس کو "خیر کثیر عطا فرما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہو گئی[13]۔

جوزف سمتھ کے اپنے بیان کے مطابق اس نے اپنے گھر کے قریب ایک جنگلاتی علاقے میں دعا کی اور اس بات کا تجربہ کیا جسے "پہلی رویا"[14] کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سمتھ کے دستیاب اولین بیانات اور بعد کے مسلمہ[15] ورژن کی تفصیلات میں کچھ فرق ہے لیکن مسلمہ ورژن میں اللہ تعالیٰ کو بطور باپ بیان

---

[9] D. W. Meinig, The Mormon Culture Region: Strategies and Patterns in the Geography of the American West, 1847–1964, Annals of the Association of American Geographers, (1965), Vol. 55, P. 191

[10] Second Great Awakening

مورمن ازم کے حوالے سے Second Great Awakening (دوسری عظیم بیداری) سے مراد انیسویں صدی کے اوائل، خصوصاً امریکہ میں، پیدا ہونے والی ایک وسیع مذہبی بیداری اور احیائی تحریک ہے جس کے دوران مختلف علاقوں میں مذہبی اجتماعات، تبلیغی سرگرمیوں، نئے مذہبی گروہوں اور مسیحیت کی صحیح شکل کے بارے میں بحث و اختلاف میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مغربی نیویارک (جہاں جوزف سمتھ رہتا تھا) اس مذہبی ماحول کا اہم مرکز تھا اور اسی ماحول نے مورمن ازم کے ظہور کے لیے تاریخی پس منظر فراہم کیا۔

[11] یعقوب، باب 1، فقرہ 5

[12] Richard Lyman Bushman, Mormonism, Oxford University Press, (2008), P. 1

[13] البقرہ:269

[14] First Vision

[15] Canonical

کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمتھ کو ہدایت کی کہ وہ کسی بھی موجودہ فرقے میں شامل نہ ہو کیونکہ وہ سب گمراہی پر تھے[16]۔

یہ بیانیہ مورمن شناخت کے لیے انتہائی اہم ہوتا گیا۔ پہلی رویا کی تشریح محض ایک نجی تبدیلیِ مذہب کے تجربے کے طور پر نہیں کی گئی بلکہ اسے ایک احیائی عہد[17] کے آغاز کے طور پر دیکھا گیا۔ سمتھ نے بعد میں فرشتوں کے مزید ظہور اور وحی کی اطلاع دی جس سے یہ اشارہ ملتا تھا کہ خدا مسیحی چرچ کے احیاء میں اس سے خدمات لے گا۔ مقبول مورمن بیانیہ کے مطابق ان تجربات کے بعد سمتھ نے دعویٰ کیا کہ مسیحیت مذہبی ارتداد کا شکار ہو چکی ہے اور اس وقت ایک نبی کی آمد کی ضرورت ہے۔ وہ ایسا ہی ایک نبی ہے اور اس کے پاس وہی مذہبی اختیارات ہیں جو کسی نبی کے پاس ہوتے ہیں۔

کتابِ مورمن

کتابِ مورمن ابھرتی ہوئی تحریک کی بنیادی متنی بنیاد بن گئی۔ جوزف سمتھ نے بیان کیا کہ ایک فرشتے (جس کی شناخت بعد میں موروِنی[18] کے طور پر ہوئی) نے اسے اس کے گھر کے قریب ایک پہاڑی میں دفن سنہری لوح[19] کے ایک سیٹ کی طرف رہنمائی کی۔ سمتھ کے بیان کے مطابق ان الواح پر امریکہ کے قدیم باشندوں کا تحریر کردہ ریکارڈ موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ الواح اسے 1827ء میں حاصل ہوئیں اور اس کے بعد اس نے کاتبوں کو ان کے مندرجات املا کروائے۔ مارٹن ہیرس[20] اور اولیور کاؤڈری[21] ان لوگوں میں شامل تھے جو ترجمے کے اس عمل سے وابستہ تھے اور یہ کام 1829ء میں مکمل ہوا[22]۔

اس کے نتیجے میں سامنے آنے والی کتاب[23] ہجرت، نبوت، جنگ، مذہبی تبدیلی، ارتداد اور الٰہی انصاف کی ایک پیچیدہ داستان پیش کرتی ہے۔ اس کا افتتاحی بیانیہ تقریباً 600 قبل مسیح (BCE) سے شروع ہوتا ہے جب یروشلم میں ایک اسرائیلی نبی **لیحی**[24] کو آنے والی تباہی سے خبردار کیا جاتا ہے اور وہ اپنے خاندان کے ساتھ شہر چھوڑ دیتا ہے۔ یہ خاندان بالآخر امریکہ پہنچ جاتا ہے۔ یہ کتاب یکے بعد دیگرے قائم ہونے والے معاشروں کو بیان کرتی ہے۔ ان میں نیفائٹس[25] اور لیمانائٹس[26] اور آخر میں ایک تباہ کن تنازعہ شامل ہے۔ ایک بڑا الٰہیاتی واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جی اٹھنے کے

---

[16] 1828ء میں سمتھ نے اپنے جن افکار کو لکھا وہ بعد میں ""نامی کتاب میں جمع کیے گئے تھے۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 16

[17] Restorationist Dispensation

[18] Moroni

[19] Golden Plate

[20] Martin Harris

[21] Oliver Cowdery

[22] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 22

[23] یہ 1830ء میں شائع ہوئی تھی۔

[24] Lehi

[25] Nephites

[26] Lamanites

بعد امریکہ کے باشندوں کے سامنے ان کے ظہور کو بیان کرتا ہے[27]۔

عقیدت مندوں کے لیے کتابِ مورمن بیک وقت کئی مقاصد کے حصول کا راستہ آسان کرتی ہے۔ اسے عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اور عہد نامہ[28]، اس بات کا ثبوت کہ خدا مسلسل خود کو ظاہر کرتا ہے، قدیم لوگوں کا ایک ریکارڈ اور جوزف سمتھ کے ذریعے احیاء کی تصدیق سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے سمجھا جاتا ہے کہ اس کا اختیار محض تاریخی نہیں بلکہ الہیاتی ہے۔ تاہم ناقدین نے اس کے تاریخی دعووں، لسانی خصوصیات، آثار قدیمہ کے مضمرات اور انیسویں صدی کی امریکی مذہبی اور ادبی ثقافت کے ساتھ اس کے تعلق پر سوالات اٹھائے ہیں۔

کتابِ مورمن کی اشاعت کے بعد باقاعدہ مورمن چرچ کی تنظیم عمل میں آئی۔ سمتھ نے 1829ء میں نئے مسیحیوں کو بپتسمہ دینا شروع کیا اور اپریل 1830ء میں "کلیسائے مسیح[29]" کی بنیاد رکھی گئی[30]۔ متبعین تیزی سے سمتھ کو ایک ایسے نبی کے طور پر دیکھنے لگے جس کے ذریعے خدا کھوئے ہوئے چرچ کا احیاء کر رہا تھا۔

ابتدائی ہجرت اور صیہون کا قیام

نئی تحریک کو جلد ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سمتھ اور اس کے پیروکار بار بار ایک ایسی جگہ کی تلاش میں ہجرت کرتے رہے جہاں ایک مذہبی برادری بغیر کسی مداخلت کے قائم ہو سکے۔ کرٹ لینڈ، اوہائیو[31] ابتدائی دور کا ایک اہم مرکز بن گیا جبکہ جیکسن کاؤنٹی[32]، مسوری[33] کی شناخت صیہون[34] یا نئے یروشلم[35] کے مقام کے طور پر کی گئی۔ مورمن آبادکاروں نے مسوری میں ایک اشتراکی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن اردگرد کی آبادیوں کے ساتھ سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور مذہبی تناؤ بڑھتا چلا گیا[36]۔

مسوری کا یہ تنازعہ 1838ء میں مسلح تصادم اور گورنر للبرن ڈبلیو بوگز[37] کی جانب سے ایک انتظامی حکم نامہ جاری کرنے پر منتج ہوا جس میں مورمنز کو

---

[27] Book of Mormon, P. vii

[28] Testamet

[29] Church of Christ

اس چرچ کا بنیادی مقصد ابتدائی مسیحی کلیسا کی تعلیمات اور طریقۂ عبادت کو نئے عہد نامے کی روشنی میں بحال کرنا تھا۔ اس کے پیروکار بائبل کو مذہبی عقائد کا بنیادی ماخذ سمجھتے ہیں اور بپتسمہ، عشائے ربانی، سادہ عبادت اور مقامی کلیسا کی خود مختاری پر زور دیتے ہیں۔

[30] Robert V. Remini, Joseph Smith: A Penguin Life, Penguin Group, New York, (2002), P. 63, 69

[31] Kirtland, Ohio

[32] Jackson County

[33] Missouri

[34] Zion

[35] New Jerusalem

[36] Bushman, Richard Lyman, Mormonism, P. 10

[37] Governor Lilburn W. Boggs

ریاست سے بے دخل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ یہ حکم نامہ "خاتمے کا حکم نامہ[38]" کے نام سے جانا جاتا ہے[39]۔ اس بے دخلی نے بہت سے مورمنز کے اس عقیدے کو تقویت دی کہ اس تحریک کو اس کے مذہبی دعووں کی وجہ سے مصائب و آلام میں مبتلا کیا گیا ہے۔ بے گھر ہونے والی برادری نے الینوائے[40] ہجرت کی اور نووو[41] شہر قائم کیا۔ سمتھ کی قیادت میں نووو نے ایک بڑی اور بااثر بستی کی شکل اختیار کر لی۔ اس شہر میں مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور فوجی ادارے یکجا تھے اور سمتھ نے یکے بعد دیگرے نبی، میئر، مذہبی پیشوا اور سیاسی شخصیت کے باہم مربوط کردار ادا کیے[42]۔ ان پیش رفتوں نے پڑوسی برادریوں میں شکوک و شبہات کو شدت دی۔

1844ء میں سمتھ کی موت نے جانشینی کا بحران پیدا کر دیا۔ وہ الینوائے[43] کے شہر کارتھیج[44] میں قید کے دوران ایک مشتعل ہجوم کے ہاتھوں مارا گیا[45]۔ کئی رہنماؤں نے اس کے جانشین ہونے کا دعویٰ کیا لیکن سب سے بڑے گروہ نے بالآخر برہم ینگ[46] کی پیروی کی۔ برہم ینگ نے ہزاروں مورمنز کی مغرب کی طرف گریٹ بیسن[47] کی جانب ہجرت کی قیادت کی جہاں انہوں نے بستیاں قائم کیں جو بعد میں "یوٹاہ" ریاست کا حصہ بنیں[48]۔

تعدد ازدواج کا مسئلہ اور انیسویں صدی کا یوٹاہ

ابتدائی مورمن ازم میں سب سے زیادہ متنازعہ پیش رفتوں میں سے ایک تعددِ ازدواج تھی۔ جوزف سمتھ نے اس عمل کو "نووو" میں متعارف کرایا اور برہم ینگ نے بعد میں یوٹاہ میں زیادہ کھلے عام اس کا اعتراف کیا اور اسے ادارہ جاتی شکل دی۔ اس عمل کو اس کے حامیوں نے شادی کی ایک الٰہی طور پر حکم دی گئی شکل کے طور پر پیش کیا جبکہ مخالفین نے اسے غیر اخلاقی، سماجی طور پر تباہ کن اور سیاسی طور پر خطرہ قرار دیا۔ تعددِ ازدواج کی مخالفت یوٹاہ کی سیاسی تاریخ کے ساتھ جڑ گئی۔ وفاقی قانون سازی نے بتدریج ایل ڈی ایس چرچ اور اس کے ارکان کی سیاسی اور معاشی طاقت کو محدود کر دیا۔ تعددِ

[38] Extermination Order

[39] Robert V. Remini, Joseph Smith: A Penguin Life, P. 135

[40] Illinois

[41] Nauvoo

[42] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 11

[43] Illinois

[44] Carthage

[45] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 12–14

[46] Brigham Young

[47] Great Basin

[48] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 13

ازدواج کے خلاف اقدامات نے ایڈاہو[49] اور ایریزونا[50] جیسے خطوں اور ریاستوں کے سیاسی نظاموں میں مورمنز کی شرکت کو بھی متاثر کیا[51]۔

1890ء میں چرچ کے صدر "ولفرڈ ووڈرف[52]" نے ایک منشور[53] جاری کیا جس میں ایل ڈی ایس چرچ کی طرف سے نئی کثیر شادیاں بند کرنے کا اعلان کیا گیا[54]۔ تاہم اسے ترک کرنے کا یہ عمل بتدریج تھا اور بعد کے بیانات اور طریقوں نے ادارہ جاتی موقف کو مزید واضح کیا۔ تعددِ ازدواج کا بائیکاٹ بالآخر ایل ڈی ایس چرچ اور مورمن بنیاد پرست برادریوں کے درمیان ایک واضح حدِ فاصل بن گیا۔

تعددِ ازدواج کے خاتمے نے تمام مورمنز کے لیے اس عمل کی مذہبی اہمیت کو ختم نہیں کیا۔ وہ افراد اور گروہ ایل ڈی ایس چرچ سے الگ ہو گئے جو یہ مانتے تھے کہ تعددِ ازدواج اب بھی الٰہی حکم کے تحت فرض ہے اور انہوں نے آزاد برادریاں تشکیل دیں[55]۔ یہ تاریخی عمل یہ سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ معاصر مورمن ازم میں کیوں ایک طرف مرکزی دھارے کا ادارہ موجود ہے جو تعددِ ازدواج کو مسترد کرتا ہے اور دوسری طرف بنیاد پرست برادریاں ہیں جو اس پر عمل پیرا ہیں یا اس کا دفاع کرتی ہیں۔

ادارہ جاتی ارتقاء

ایل ڈی ایس چرچ بیسویں صدی میں ایک زیادہ مرکزی اور ادارہ جاتی طور پر منظم "تنظیم" کے طور پر داخل ہوا۔ اس نے رفتہ رفتہ سماجی وقار، تعلیم، مشنری کام، خاندانی زندگی، معاشی ترقی اور امریکی معاشرے میں شرکت پر زور دیا۔ اس عمل میں منفرد عقائد اور رسوماتی طریقوں کو برقرار رکھتے ہوئے وسیع تر ثقافت کے ساتھ اہم موافقت شامل تھی۔

بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں چرچ نے نمایاں عددی ترقی حاصل کی۔ اس نے اپنی ویب سائٹ پر ارکان کی تعداد 1960ء میں تقریباً 1.7 ملین سے بڑھ کر 1990ء میں تقریباً 7.7 ملین ہو گئی اور چرچ نے 2020ء میں تقریباً 16 ملین ارکان کی رپورٹ کی ہے۔ یہ توسیع منظم مشنری سرگرمی، آبادیاتی ترقی، برادریوں کی برقراری اور بڑھتی ہوئی بین الاقوامیت کا نتیجہ تھی۔ اس ترقی نے مورمن ازم کی خصوصیات کو بھی تبدیل کیا۔ اگرچہ یوٹاہ علامتی طور پر اہم رہا لیکن آخری دنوں کے متبعین کی ایک بڑھتی ہوئی اکثریت امریکی مغرب سے باہر زندگی گزار رہی تھی۔ نتیجتاً چرچ نے یوٹاہ اور امریکی سرحد کے ساتھ مخصوص تاریخی تعلقات برقرار رکھتے ہوئے ایک بڑھتی ہوئی عالمی ادارہ جاتی شناخت قائم کی۔

مورمن مسیحیت کے مذہبی عقائد

مورمن مسیحیت کے بارے میں ایک عام رائے یہی پائی جاتی ہے کہ یہ عیسائیت کی ہی ایک صورت ہے۔ اس لیے جب اس کے عقائد کو عمیق مطالعہ کے

---

[49] Idaho

[50] Arizona

[51] Joseph Groberg, The Mormon Disfranchisements of 1882 to 1892, Brigham Young University Studies, (1976), Vol. 16, P. 400

[52] Wilford Woodruff

[53] Manifesto

[54] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 2

[55] Ibid, P. 14

ذریعے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایتی کلیسیا کے عقائد کو من و عن تسلیم اور اختیار نہیں کرتی ہے۔ ذیل میں اس کے اساسی عقائد کا مختصر مگر جامع ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ خدا اور الوہیت سے متعلق عقائد

مورمن اعتقاد خدا کے تصور میں روایتی مسیحی تثلیث سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔ مرکزی دھارے کی ایل ڈی ایس اصطلاح میں "خدا" سے مراد عام طور پر خدا باپ ہوتا ہے جسے "**ایلوہیم**" کہا جاتا ہے جبکہ "الوہیت" باپ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس پر مشتمل ہوتی ہے[56]۔ ان تینوں کو ایک ماورائے طبعی جوہر کا اشتراک کرنے والی تین شخصیات کے بجائے الگ الگ شخصیات کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اقانیمِ تثلیث سے موسوم کیا جاتا ہے۔

مورمنز کے ہاں باپ اور بیٹے کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ جلیل القدر شخصی جوہر رکھتے ہیں جبکہ روح القدس ایک روحانی ہستی ہے[57]۔ یہ تعلیم مورمن بشریات کے لیے مرکزی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ الٰہی وجود اور جسمانی انسانی وجود کے درمیان تسلسل کو ظاہر کرتی ہے۔ مورمنز کے ہاں سمجھا جاتا ہے کہ جوہر فطری طور پر روحانیت کے مخالف نہیں ہے؛ بلکہ تجسیم اس عمل کا حصہ ہے جس کے ذریعے انسان الٰہی مشابہت کی طرف پیش قدمی کر سکتے ہیں۔

مورمن الٰہیات ایک آسمانی ماں کے وجود کی بھی تعلیم دیتی ہے اور الوہیت کے تین ارکان سے آگے بڑھ کر الٰہی کثرت کے تصور کی گنجائش فراہم کرتی ہے[58]۔ ابدی ترقی کا نظریہ مزید یہ مانتا ہے کہ اہلیانِ ایمان و عمل بالآخر الٰہی حالت یا خدائی درجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جوزف سمتھ کی تعلیمات میں یہ تصور بھی شامل تھا کہ خدا خود بھی سرفرازی کے عمل سے گزرا ہے جو خدا بننے سے پہلے کسی دوسرے سیارے پر ایک انسان تھا[59]۔

ابدی ذہانتوں کا نظریہ بھی اسی طرح منفرد ہے۔ مورمن تعلیمات انسانی عقلوں / ذہانتوں کو عدم سے پیدا ہونے کے بجائے ابدی قرار دیتی ہیں[60]۔ لہٰذا ان کے مطابق خدا کائنات کو عدم سے پیدا کرنے کے بجائے ایک ابدی نظام کے اندر کام کرتا ہے۔ مادہ اور ذہانت ایک پائیدار حیثیت رکھتے ہیں اور الٰہی تخلیق کو بنیادی طور پر مطلق تخلیق کے بجائے ترتیب دینے کے عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے[61]۔

یہ نظریات ایک ایسا الٰہیاتی نظام پیدا کرتے ہیں جو الٰہی مادے، الٰہی تجسیم، تخلیق اور انسانی تقدیر کے بنیادی سوالات پر نیقی مسیحیت سے مختلف ہے۔ اس کے باوجود مورمن ازم عیسیٰ علیہ السلام، ان کے الٰہی مشن، کفارہ، دوبارہ جی اٹھنے اور آمدِ ثانی سے متعلق مرکزی مسیحی دعووں کو برقرار رکھتا ہے۔

---

[56] Douglas J. Davies, An Introduction to Mormonism, Cambridge University Press, Cambridge, (2003), P. 65–90

Stephen E. Robinson, Glade L. Burgon, Rodney Turner, Dennis L. Largey, Encyclopedia of Mormonism, Macmillan Publishing, New York, (1992), P. 548–552

[57] Paul E. Dahl, Encyclopedia of Mormonism, Macmillan Publishing, New York, (1992), P. 552–553

[58] K. Codell Carter, Encyclopedia of Mormonism, Macmillan Publishing, New York, (1992), P. 553–555

[59] Gospel Principles Chapter 47: Exaltation

[60] Gayle O. Brown, Encyclopedia of Mormonism, Macmillan Publishing, New York, (1992), P. 1123–1125

[61] David L. Paulsen, Encyclopedia of Mormonism, Macmillan Publishing, New York, (1992), P. 1030

2۔ارتداد اور احیاء

احیاء وہ تنظیمی اصول ہے جس کے ذریعے مورمن ازم مسیحی تاریخ کی تشریح کرتا ہے۔ مورمن نظام الفکر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں، کہانت کے اختیار، عقیدے اور رسومات کے ساتھ ایک مستند چرچ قائم کیا تھا[62]۔ تاہم حواریوں کی وفات کے بعد یہ اصل ڈھانچہ مبینہ طور پر کھو گیا یا بگڑ گیا۔ اس تاریخی عمل کو "عظیم ارتداد" کہا جاتا ہے[63]۔

ارتداد کی مورمن وضاحتوں میں نظریاتی بگاڑ، فلسفیانہ اثرات، ادارہ جاتی تقسیم، ظلم و ستم اور کہانت کے اختیار کا زوال شامل ہیں۔ لہٰذا حواریوں کی اموات کو محض قیادت میں سیاسی تبدیلی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کی تشریح نجات دہندہ رسومات کو انجام دینے کے لیے درکار الٰہی اختیار کے غائب ہونے کے طور پر کی جاتی ہے[64]۔

جوزف سمتھ کے مزعومہ نبوتی مشن کو اسی اختیار اور ڈھانچے کی بحالی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ مورمن بیانات یوحنا اصطباغی اور پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ظہور کو بیان کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سمتھ اور دیگر لوگوں کی جانب کہانت (مذہبی پیشوائیت) کا اختیار منتقل کیا[65]۔ سمتھ کا چرچ اس لیے محض ایک اور مسیحی فرقہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ اصل چرچ کا بحال شدہ تسلسل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے[66]۔

نجات کے بین الاقوامی پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے ساتھ ہی مورمن تعلیمات عام طور پر یہ اعتراف کرتی ہیں کہ دوسرے مذاہب بھی سچائی کے کچھ حصے رکھتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کا نور باقاعدہ مورمن رکنیت سے باہر بھی دستیاب سمجھا جاتا ہے اور مورمن ازم سے باہر کی مذہبی روایات حقیقی اخلاقی اور الہیاتی بصیرت پر مشتمل ہو سکتی ہیں[67]۔

3۔کونیات و نجات

مورمن کونیات انسانی وجود کو حیاتیاتی پیدائش سے شروع ہونے والی اور موت پر مستقل ختم ہونے والی زندگی کے بجائے ایک ابدی عمل کے طور پر پیش کرتی ہے۔ مومن ازم کے بنیادی صحائف یعنی جوزف سمتھ کے بعد کے مکاشفات اور خطابات، کتابِ ابراہیم اور کتابِ موسیٰ (مورمن مسیحیت کی

---

[62] یہ ملحوظ رہے کہ عہد نامہ جدید میں ایسا کوئی حوالہ موجود نہیں ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ حضرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واقعی کوئی کلیسیا قائم کی تھی۔

[63] Missionary Department of the LDS Church, Preach My Gospel, LDS Church, Inc., (2004), P. 35

James E. Talmage, The Great Apostasy, The Deseret News, (1909), P. 64–65

LeGrand Richards, A Marvelous Work and a Wonder, Deseret Book Company, (1976), P. 24

[64] James E. Talmage, The Great Apostasy, P. 68

Henry B. Eyring, The True and Living Church, Ensign, LDS Church, (2008), P. 20–24

[65] JSH 1:69,72

Doctrine and Covenants 84:19–21

[66] بحالی کے لیے سمتھ کی جانب سے پیش کی جانے والی فکر اس کے عہد کے دیگر افراد کے بحالی سے متعلق افکار سے مختلف تھی۔ اس نے بائبل کے تجزیہ کو استعمال کرنے کی بجائے خود ایک بائبلی نبی کے طور پر ایک نیا صحیفہ تیار کیا تھا۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 5

[67] Joseph Fielding Smith, Teachings of the Prophet Joseph Smith, Deseret Book Company, (1993), P. 316

دو مزہبی کتابیں) کے ساتھ مل کر اس عالمی نقطہ نظر کے لیے فکری نظام فراہم کرتے ہیں[68]۔

مورمنز کے مطابق انسان فانی زندگی سے پہلے خدا کے روحانی بچوں یا ذہانتوں کے طور پر وجود رکھتے تھے[69]۔ خدا نے ایک ایسے منصوبے کی تجویز پیش کی جو ان ہستیوں کو مادی جسم حاصل کرنے، مرضی کا اختیار استعمال کرنے، مخالفت کا سامنا کرنے، اخلاقی کردار تیار کرنے اور بالآخر خدا کی مانند بننے کے قابل بنائے[70]۔ شیطان نے ایک متبادل منصوبے کی تجویز پیش کی جو بامعنی مرضی کے اختیار کو ختم کر دے گا؛۔ خدا کی جانب سے اس تجویز کو نہ صرف مسترد کر دیا گیا بلکہ شیطان اور اس کی پیروی کرنے والوں کو نکال دیا گیا جب کہ باقی روحوں نے الٰہی منصوبے کو قبول کیا[71]۔

مورمنز میں فانی وجود کو اس لیے مورمزن کے ہاں ایک امتحانی اور تعلیمی مرحلے کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ انسان مصائب، آزمائش، جہالت، موت اور اخلاقی انتخاب کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ حالات محض اتفاقی خامیاں نہیں ہیں بلکہ نجات کے منصوبے کی ساخت میں مربوط ہیں۔ مورمنز کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرکزی کردار ہے کیونکہ ان کا کفارہ توبہ اور ملاپ کو ممکن بناتا ہے[72]۔

نتیجتاً مورمن الہیات اس تصور کو مسترد کرتی ہے کہ نجات محض عقیدے کا ایک خودکار نتیجہ ہے۔ مسیح علیہ السلام پر ایمان توبہ، بپتسمہ، عہد سازی، اطاعت اور مسلسل روحانی ترقی سے لازم و ملزوم ہے۔ فضل، اعمال، رسومات اور سرفرازی کے درمیان عین تعلق پر مورمن الہیات میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

ناقدین میں سے بعض کا خیال ہے کہ مورمن کونیات میں مادی کائنات کے بارے میں بھی مخصوص تعلیمات موجود ہیں۔ ملٹی ورس کے نظریے کے

---

[68] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 64–71

[69] انسان کی ابتدائی تخلیق سے متعلق مورمن مسیحیوں کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سمتھ کا خیال ہے کہ انسانی جوہر کی کوئی مقدار ہمیشہ موجود رہی ہے۔ یہ عدم سے وجود میں نہیں آیا ہے۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 72

[70] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 72

[71] کتاب موسیٰ (اس سے مراد تورات نہیں ہے) کے مطابق ابلیس نے روحوں کی یقینی نجات کے لیے ایک متبادل منصوبہ پیش کیا تھا۔ تاہم حریتِ اختیار کو اس نجات کی قیمت بنایا گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں خدائی منصوبے نے روحوں کو یہ حریت عطا فرمائی تاہم بعض لوگوں کے لیے اپنی حضوری سے نکل کر تاریکی میں گرنے کی گنجائش کو بھی باقی رکھا تھا۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 73

[72] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 77

کیلون پسندوں کے ہاں انسان مجبور محض ہے۔ مورمن ازم نے اس کے مقابلے میں اپنی الگ شناخت قائم کی۔ ابتدائی مورمن مبلغین نیک اعمال اور اخلاقی ذمہ داری پر خاص زور دیتے تھے۔ تاہم بیسویں صدی کے اواخر میں مورمن پیروکار فضلِ الٰہی کے عقائد سے اپنی سابقہ "مستحکم نفرت" یا شدید گریز کی کیفیت سے پیچھے ہٹنے لگے۔ آج ان کا عمومی رویہ یہ ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب فضل پر بھروسا رکھتے ہوئے اپنی پوری کوشش کے ساتھ نیک اعمال انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 76

ساتھ مماثلت کی صورت میں زمین کو واحد آباد دنیا نہیں سمجھا جاتا اور کتاب ابراہیم "کولوب[73]" کو ایک فلکیاتی وجود کے طور پر بیان کرتی ہے جو خدا کی موجودگی سے وابستہ ہے۔ نتیجہ کے طور پر کائنات ایک وسیع تر الہیاتی نظام میں مربوط ہے جس میں متعدد دنیائیں اور الٰہی مقاصد ایک ابدی تخلیق کا حصہ ہیں۔

4۔امریکہ، صیہون اور مقدس جغرافیہ

امریکی جغرافیہ مورمن الہیات میں غیر معمولی طور پر اہم مقام رکھتا ہے۔ کتابِ مورمن کرۂ ارض کے مغربی نصف حصے کو ایک موعودہ سرزمین کے طور پر نامزد کرتی ہے اور جوزف سمتھ نے سکھایا کہ مستقبل میں ایک نیا یروشلم امریکہ میں قائم کیا جائے گا[74]۔ اس لیے امریکی براعظم کی مذہبی اہمیت محض ثقافتی نہیں بلکہ اس کا تعلق آخرت کے عقیدے کے ساتھ ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے آئین کو بھی مورمن تعلیمات میں الٰہی طور پر الہامی مانا گیا ہے[75]۔ اس نظریے نے مذہبی آزادی کو الٰہی تقدیر کے ایک آلے کے طور پر سمجھنے کے مورمن تصور میں حصہ ڈالا۔ "سفید گھوڑے کی پیشگوئی[76]" (اگرچہ ایل ڈی ایس چرچ کی طرف سے سرکاری طور پر تسلیم نہیں کی گئی) بنیاد پرست مورمن ازم میں گردش کرتی رہی ہے اور ایک ایسے مستقبل کا تصور پیش کرتی ہے جس میں آئین کے تحفظ میں مورمنز کا ایک خاص کردار ہو سکتا ہے۔

یہ عقائد اس تصور میں کردار ادا کرتے ہیں جسے ماہرین نے "مورمن امریکی استثنائیت[77]" کا نام دیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ، امریکی براعظم، نیویارک میں بحالی، مسوری میں نیا یروشلم اور مستقبل کی ہزاریہ بادشاہت[78] ایک مقدس جغرافیے کے باہم مربوط عناصر بن جاتے ہیں۔ نتیجتاً مولی ورتھن[79] نے

---

[73] Kolob

[74] تفصیل کے لیے دیکھیے:

- John Bracht, Cargo Cults and Millenarian Movements: Transoceanic Comparisons of New Religious Movements, De Gruyter, Berlin and Boston, (2012), Vol. 29, P. 97–142
- Philip L. Barlow, Chosen Land, Chosen People: Religious and American Exceptionalism Among the Mormons, The Review of Faith & International Affairs, (2012), Vol. 10, P. 51–58
- Ethan Yorgason, Faith in America: Changes, Challenges, New Directions, Praeger Publishers, London and Westport, Connecticut, (2006), Vol. 1, P. 141–163

[75] Jason A. Edwards, David Weiss, The Rhetoric of American Exceptionalism: Critical Essays, McFarland, (2014), P. 107

[76] اس کو White Horse Prophecy سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مورمن روایت کے مطابق ایک وقت آئے گا جب امریکہ میں سیاسی اور معاشرتی بحران پیدا ہو گا اور امریکی آئین خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس وقت White Horse یعنی مورمن قوم / کلیسیا آئین اور مذہبی آزادی کے دفاع میں اہم کردار ادا کرے گی۔

[77] Mormon American exceptionalism

[78] millennial kingdom

[79] Molly Worthen

مورمن ازم کو بنیادی طور پر ایک امریکی مذہب قرار دیا ہے[80]۔

5۔ دینی احکامات ورسومات

مورمن کے احکام / آرڈیننس وہ رسوماتی اعمال ہیں جن کے ذریعے لوگ خدا کے ساتھ عہد باندھنے کا عقیدہ رکھتے ہیں[81]۔ یہ اعمال کہانت کے اختیار کے تحت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر انجام دیے جاتے ہیں۔ ان کی الہیاتی اہمیت انہیں ان رسومات سے ممتاز کرتی ہے جنہیں محض علامتی اظہار سمجھا جاتا ہے۔

مرکزی دھارے کے مورمن ازم کے نجات دلانے والے احکام میں مندرجہ زیل کام شامل ہیں:

- جواب دہی کی عمر کو پہنچنے کے بعد ڈبکی کے ذریعے بپتسمہ
- توثیق اور روح القدس کا حصول
- مردوں کے لیے کہانت کی تفویض
- ہیکل کا وقف
- ہیکل میں شادی یا ابدی پیوند / مہر بندی وغیرہ[82]۔

بپتسمہ عام طور پر آٹھ سال یا اس سے زیادہ عمر میں ہوتا ہے جو اس عقیدے کی عکاسی کرتا ہے کہ چھوٹے بچے اخلاقی طور پر بڑوں کی طرح جواب دہ نہیں ہوتے۔

ہیکل کی رسوم مورمن رسوماتی زندگی کا ایک خاص امتیازی حصہ ہیں۔ ہیکل کے وقف[83] میں تعلیم، عہد سازی، علامتی رسم اور نجات کی اعلیٰ ترین شکل کے لیے تیاری شامل ہے۔ ہیکل کی شادی یا مہر بندی[84] کو موت سے ماورا ابدی خاندانی تعلق قائم کرنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

مورمن ازم فوت شدہ افراد کی طرف سے بھی نیابتی احکام کی مشق کرواتا ہے۔ مردوں کے لیے بپتسمہ، ہیکل کی وقفی، مہر بندی اور دیگر نجات دہندہ رسومات زندہ شرکاء کی طرف سے نیابتی طور پر انجام دی جاسکتی ہیں[85]۔ مانا جاتا ہے کہ فوت شدہ شخص اپنی مرضی کا اختیار برقرار رکھتا ہے اور روحوں کی دنیا میں اس رسم کو قبول یا مسترد کر سکتا ہے۔ اس لیے شجرہ نسب کی تحقیق ہیکل کی مشق سے قریبی تعلق رکھتی ہے۔ اس عقیدے کے اہم ثقافتی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ شجرہ نسب مورمن مذہبی زندگی کا ایک اہم جزو بن گیا جبکہ چرچ نے شجرہ نسب کے وسیع ڈیٹا بیس اور خاندانی تاریخ کے پروگرام تیار کیے۔ اس عمل کی اعتقادی بنیاد یہ ہے کہ خدا کی نجات دائرہ کار میں عالمگیر ہے اور جو لوگ نجات دلانے والی رسومات تک رسائی کے بغیر مر گئے انہیں

---

[80] Molly Worthen, The Missionary Position, Foreign Policy, (2011)

[81] مسیحیت میں عام طور پر "مذہبی رسم" سے مراد ایسا ظاہری یا عملی فعل ہے جو کسی روحانی عہد، وابستگی یا وعدے کی علامت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس عہد یا وابستگی کی پاس داری نہ کرے تو وہ مذہبی رسم اپنا اثر کھو دیتی ہے۔ تاہم اخلاص کے ساتھ کی جانے والی توبہ اس مذہبی رسم سے وابستہ برکات کو دوبارہ بحال کر سکتی ہے۔

[82] LDS Church, True to the Faith, (2004), P. 109

[83] Endowment

[84] Sealing

[85] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 60–61

پھر بھی ان کو حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

6۔ صحیفہ اور قانون

مورمن ازم بائبل کو صحیفے کے طور پر تسلیم کرتا ہے لیکن عام طور پر موجودہ بائبل کے متن کو ہر تفصیل میں مکمل طور پر محفوظ نہیں سمجھتا۔ ایل ڈی ایس چرچ "کنگ جیمز ورژن" کو اپنی انگریزی بائبل کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کا موقف ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے جہاں تک ممکن تھا، وہاں تک اس کا ترجمہ درست طریقے سے کیا گیا ہے[86]۔

کتابِ مورمن کو الہی اختیار میں بائبل کے برابر صحیفہ مانا جاتا ہے[87]۔ "تعلیمات و عہود" زیادہ تر جوزف سمتھ اور چرچ کے بعد کے رہنماؤں کو موصول ہونے والے مکاشفات پر مشتمل ہے جبکہ "قیمتی موتی[88]" میں اضافی نصوص شامل ہیں جن میں کتابِ موسیٰ، کتابِ ابراہیم، جوزف سمتھ-متی، جوزف سمتھ-تاریخ اور ارکانِ ایمان شامل ہیں۔ یہ تحریریں مجموعی طور پر ایک ایسا صحیفائی مجموعہ (canoC) تشکیل دیتی ہیں جو پروٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں کے بائبل مجموعوں سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔

جوزف سمتھ کے بائبل کے ترجمے کا بھی ایک اہم کردار ہے اگرچہ اس کی صحیفائی حیثیت آخری دنوں کے مقدسین[89] کے مختلف طبقات کے نزدیک مختلف ہے۔ کمیونٹی آف کرائسٹ اور دیگر شاخیں مختلف متنی اور الہیاتی حکام کو تسلیم کر سکتی ہیں۔ یہ تغیر ایک بار پھر واضح کرتا ہے کہ مورمن ازم کو ایک ہی جمود کا شکار الہیاتی نظام کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔

7۔ وحی کا تسلسل

مسلسل وحی[90] مورمن ازم کے سب سے زیادہ اہم الہیاتی اصولوں میں سے ہے۔ مورمنز کے ہاں عموماً یہ دعویٰ ملتا ہے کہ خدا نے بائبل کے دور کے بعد انسانیت سے بات چیت بند نہیں کی۔ انبیاء، حواری اور انفرادی مومنین اپنے حالات کے مطابق مکاشفہ / وحی حاصل کر سکتے ہیں[91]۔

---

[86] تفصیل کے لیے دیکھیے:

- Encyclopedia of Mormonism, Macmillan, (1992), P. 106–107
- Robert J. Matthews, A Bible! A Bible, Bookcraft, (1990), P. 13
- Teachings of the Prophet Joseph Smith, Deseret Book, (1976), P. 9–10, 327

[87] Encyclopedia of Mormonism, Macmillan, (1992), P. 111

[88] Pearl of Great Price

[89] "آخری دنوں کے مقدسین" (Latter-day Saints) سے مراد مورمن ازم کے پیروکار ہیں۔ یہ نام اس عقیدے سے وابستہ ہے کہ وہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات اور ابتدائی مسیحی کلیسا کو بحال کرنے والی جماعت ہیں۔ اسی نسبت سے مورمن کلیسا کا باقاعدہ نام یہ ہے:

The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints (LDS Church)

[90] Continuing revelation

[91] Joseph Smith, The Joseph Smith Papers, The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints, (1842), P. 3

برصغیر میں یہی دعویٰ احمدیوں / قادیانیوں / مرزائیوں کے ہاں ملتا ہے جس کی بنا پر وہ نبوت کے تسلسل کا مقدمہ پیش کرتے ہیں۔

مورمن ازم میں ادارہ جاتی وحی پالیسی میں ترمیم اور عقیدے کی وضاحت کر سکتی ہے۔ اس وضاحت کے مطابق انفرادی سطح پر ذاتی وحی بھی اتنی ہی اہم ہے۔ اس لیے وہاں وحی کے اس تصور پر ایمان رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ دعا کریں، صحائف کا مطالعہ کریں، روح القدس کے اثر کی تلاش کریں اور روحانی فیصلوں کے بارے میں خدا سے تصدیق کی استدعا کریں۔ یہ نظریہ تاریخی مورمن تعلیمات اور معاصر عمل کے درمیان ایک متحرک تعلق بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ وہ تعلیمات جن پر کبھی زور دیا جاتا تھا، بعد میں ان پر زور کم کیا جا سکتا ہے، ان پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے یا انہیں مسترد کیا جا سکتا ہے جبکہ نئی رہنمائی سامنے آ سکتی ہے۔ لہٰذا مسلسل وحی کا نظریہ مورمن اداروں کے تسلسل اور موافقت دونوں کی وضاحت کرنے میں مدد کرتا ہے۔

مورمن رہنماؤں نے پبلک اداروں پر بھی مکاشفہ کا اطلاق کیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کے آئین کی تشریح الہی طور پر الہامی ہونے کے طور پر کی گئی ہے[92]۔ ایسے دعوے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسلسل وحی کو نجی روحانیت سے ہٹ کر سماجی، سیاسی اور تاریخی سوالات تک وسیع سمجھا جا سکتا ہے۔

8۔ اڑن طشتریاں اور مورمن ازم

اگرچہ یو ایف او[93] (UFO) پر یقین رکھنا ایل ڈی ایس چرچ کا عقیدہ نہیں ہے تاہم ماہرین نے کچھ مورمن تشریحات اور یو ایف او مباحثوں کے مابین تاریخی اور ثقافتی تعلق کی شناخت کی ہے۔ میتھیو بومین[94] کا استدلال ہے کہ کچھ آخری دنوں کے مقدسین نے یو ایف او کے مظاہر کو اپنے مذہبی نقطہ نظر کے ساتھ مطابقت رکھنے والے یا مورمن کونیات کے پہلوؤں کے ثبوت کے طور پر بیان کیا ہے۔

اس تعلق کو جزوی طور پر مورمن ازم کی وسیع کونیات کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ عقیدہ غیر معمولی ہوائی یا خلائی مظاہر کی مذہبی فریم ورک کے تحت تشریح کے لیے فکری گنجائش پیدا کرتا ہے کہ خدا نے متعدد دنیائیں تخلیق کیں، یہ کہ انسانیت ایک وسیع تر آباد کائنات میں موجود ہے اور یہ کہ الہی ہستیاں انسانوں کے ساتھ تعامل کر سکتی ہیں۔ تاہم ایسی تشریحات کو چرچ کے عقیدے کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا جانا چاہیے۔

مذہب کے علمی مطالعہ کے لیے یہ موضوع اہم ہے کیونکہ یہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح مورمن مسیحیت پر ایمان رکھنے والے لوگ جدید سائنسی، تکنیکی اور مقبول عام ثقافتی تصورات کو پہلے سے موجود الہیاتی فریم ورکس میں ضم کر سکتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ مذہبی روایات ایسی غیر ادارہ جاتی تشریحی برادریاں پیدا کر سکتی ہیں جو ادارہ جاتی طور پر مستند نہیں ہوتیں۔

---

[92] The Doctrine and Covenants Section 101:76–80

[93] یہاں UFO Discourse سے مراد نامعلوم فضائی مظاہر (Unidentified Flying Objects) کے بارے میں تشکیل پانے والی مختلف سائنسی، سماجی، ثقافتی، مذہبی اور سازشی آرا و مباحث کا مجموعہ ہے۔ اس میں یہ سوال زیرِ بحث آتا ہے کہ آسمان میں مشاہدہ ہونے والی نامعلوم اشیا یا مظاہر کی حقیقت کیا ہے؟ آیا ان کا تعلق کسی نامعلوم طبیعی phenomenon، انسانی ٹیکنالوجی یا ممکنہ طور پر ماورائے ارضی مخلوقات سے ہو سکتا ہے۔ UFO Discourse میں سائنسی تحقیقات کے ساتھ ساتھ حکومتوں کی جانب سے معلومات چھپانے کے دعوے، خلائی مخلوقات کے بارے میں تصورات، فلموں اور میڈیا میں ان کی نمائندگی اور بعض مذہبی تحریکوں کی وہ تعبیرات بھی شامل ہیں جن میں قدیم مذہبی ہستیوں یا آسمانی واقعات کو extraterrestrial beings سے جوڑا جاتا ہے۔ اسی لیے Religious Studies میں UFO Discourse کو جدید مذہبی اور ثقافتی فکر کے ایک ایسے مظہر کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے جس میں مذہب، سائنس، ماورائے ارضی زندگی اور جدید انسان کے کائناتی تصورات باہم مربوط ہو جاتے ہیں۔

[94] Matthew Bowman

روایتی مسیحیت اور مورمن ازم کا تقابل

مورمن ازم اپنے آپ کو واضح طور پر مسیحیت کے طور پر پیش کرتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی مذہبی شناخت کے مرکز میں رکھتا ہے۔ ہر ایک سروے کے مطابق تقریباً تمام مورمنز خود کو مسیحی قرار دیتے ہیں[95]۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا حقیقی بیٹا، مسیحا، نجات دہندہ اور دوبارہ جی اٹھنے والا "خدا" مانا جاتا ہے۔

اس کے باوجود اس سوال کا جواب متنازعہ رہا ہے کہ آیا مورمن ازم کو مسیحی کے طور پر درجہ بندی میں شامل کیا جانا چاہیے یا نہیں؟۔ کیتھولک، ایسٹرن آرتھوڈوکس اور اینٹل آرتھوڈوکس، چرچ آف دی ایسٹ اور بہت سے پروٹسٹنٹ الہیات دانوں کا استدلال ہے کہ خدا، تثلیث، تخلیق، صحائف اور نجات کے بارے میں مورمن تعلیمات روایتی مسیحیت سے اتنی مختلف ہیں کہ مورمن ازم کو روایتی مسیحی عقائد سے باہر کر دیا جائے[96]۔

یہ اختلاف جزوی طور پر تشریحی ہے۔ اگر مسیحیت کی تعریف بنیادی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان، ان کی کفارہ دینے والی موت، جی اٹھنے اور مسیحائی شناخت سے کی جائے تو مورمن ازم واضح طور پر خود کو مسیحیت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر مسیحیت کی تعریف نیقی اور خلقدونی عقائد اور روایتی تثلیث کی مابعد الطبیعات کی قبولیت کے ذریعے کی جائے تو مورمن ازم ایک زیادہ متنازعہ پوزیشن پر کھڑا دکھائی دیتا ہے۔

مورمن ازم نے خود تاریخی طور پر دعویٰ کیا تھا کہ موجودہ مسیحی چرچ دو چیزیں کھو چکا ہے:

1. کہانت کا اختیار
2. نظریاتی کمال[97]۔

ایسے دعووں نے انیسویں صدی میں تصادم کی راہ ہموار کی۔ مورمن ازم کی مخالفت میں الہیاتی اختلاف کے ساتھ ساتھ سماجی، سیاسی اور ثقافتی خدشات شامل تھے۔ تعددِ ازدواج، اشتراکی معیشت، سیاسی تنظیم اور متوقع مذہبی حکومت[98] جیسے مسائل نے مخالفت کو مزید تیز کیا۔ بیسویں اور اکیسویں صدیوں کے دوران دوسرے مسیحی گروپوں کے ساتھ تصادم میں کمی واقع ہو گئی۔ اس کے باوجود تثلیث، وحی، صحیفہ، کہانت اور نجات کے بارے میں عقائدی اختلافات برقرار ہیں[99]۔

مورمن ازم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشن، مصلوبیت، دوبارہ جی اٹھنے اور کفارہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے باوجود یہ روایتی عقائد کو مسترد کرتا ہے کہ باپ،

---

[95] ایل ڈی ایس کلیسا کے ایک اعلیٰ مذہبی منصب دار بروس آر۔ میکونکی کے مطابق مورمن ازم مسیحیت سے ناقابلِ امتیاز ہے۔ دیکھیے:

" Bruce R. McConkie, Mormon Doctrine, P. 513

[96] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 62

[97] Joseph Smith Jr., Church History [Wentworth Letter], Times and Seasons, (1842), Vol. 3, P. 707

[98] Theocratic Aspirations

[99] Kif Augustine-Adams, The Web of Membership: The Consonance and Conflict of Being American and Latter-Day Saint, Journal of Law and Religion, (1998), Vol. 13, P. 567–602

بیٹا اور روح القدس ایک ہی جوہر یا ذات[100] ہیں[101]۔ مورمن ازم اس کے بجائے انہیں مقصد اور مرضی میں متحد الگ الگ شخصیات مانتا ہے۔

مورمن الہیات کفارے کے عمل کے طور پر **گیتھسمنی**[102] میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصائب پر بھی غیر معمولی زور دیتی ہے۔ کفارے کو صرف صلیب پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مادی موت کے طور پر نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس میں ان کی پوری نجات دہندہ قربانی سے وابستہ مصائب شامل ہیں[103]۔

بعد از مرگ زندگی کا مورمن تصور بھی بہت سی مسیحی روایات سے مختلف ہے۔ نجات کو عام طور پر جلال کے درجات کے لحاظ سے بیان کیا جاتا ہے اور "جہنم" سے مراد عارضی روحانی قید خانہ یا "بیرونی تاریکی" کی زیادہ مستقل حالت ہو سکتی ہے[104]۔

تخلیقِ کائنات ایک اور بڑا فرق ہے۔ روایتی مسیحی الہیات عام طور پر عدم سے تخلیق پر زور دیتی ہے جبکہ مورمن الہیات مادہ اور ذہانت کو ابدی اور تخلیق کو تنظیم کے طور پر دیکھتی ہے[105]۔ یہ اختلافات فروعی نہیں ہیں بلکہ بنیادی طور پر مختلف مابعد الطبیعاتی مفروضوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہودیت اور مورمن ازم

مورمن ازم کوئی یہودی مذہب نہیں ہے پھر بھی یہودی صحائف، اسرائیلی شناخت اور عبرانی تصورات اس کی الہیات میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ عہد نامہ قدیم کو صحیفے کے طور پر مانا جاتا ہے اور مورمن بیانات بار بار عہد، جلاوطنی، موعودہ سرزمین، انبیاء، کہانت اور اسرائیل کے موضوعات کو استعمال کرتے ہیں۔

جوزف سمتھ نے سکھایا کہ کتابِ مورمن میں بیان کردہ لوگ اسرائیل کے گھرانے سے جڑے ہوئے تھے۔ آخری دنوں کے مقدسین بھی وہ آبائی برکتیں حاصل کر سکتے ہیں جو اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے کسی ایک کے ذریعے ان کے نسب کی شناخت قائم کرتی ہیں۔ یہ برکت کسی شخص کی پیدائشی یا گود لینے کے اعتبار سے ایک مخصوص قبیلے سے وابستگی کی تشریح کر سکتی ہے۔

---

[100] Substance or Essence

[101] Joseph Smith History 1:18–19

Joseph Fielding Smith, Teachings of the Prophet Joseph Smith, Deseret Book, Salt Lake City, (1976), P. 370

[102] Gethsemane

وہ باغ جس میں عہد نامہ جدید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا تھا۔

[103] Bruce R. McConkie, The Purifying Power of Gethsemane, Ensign, (1985), P. 9

[104] مورمن مذہبی صحائف جہنم کے بارے میں دو طرح کا تصور پیش کرتے ہیں۔

1. پہلی صورت میں جہنم سے مراد "ارواح کی قید" بھی لی جاتی ہے۔ یعنی وہ مقام جہاں ان لوگوں کی ارواح رہتی ہیں جو "اپنے گناہوں کی حالت میں مر گئے"۔
2. دوسری صورت میں جہنم سے مراد ایک زیادہ دائمی مقام ہے جسے "بیرونی تاریکی" کہا جاتا ہے۔ یہ مقام شیطان، اس کے فرشتوں اور ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جنہوں نے ناقابلِ معافی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

LDS Church, True to the Faith: A Gospel Reference, (2004), P. 81

[105] Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 71

سمتھ نے جوشوا سیکساس[106] کے ماتحت عبرانی کا مطالعہ بھی کیا۔ عبرانی نے مورمن ناموں اور مذہبی لغت کے پہلوؤں کو متاثر کیا۔ نووو کا نام عبرانی سے اخذ کردہ معنی سے وابستہ تھا اور برہم ینگ نے یوٹاہ کی ایک ندی کا نام دریائے اردن رکھا۔ ایل ڈی ایس چرچ نے بعد میں القدس میں "یروشلم سینٹر فار نیئر ایسٹرن اسٹڈیز[107]" قائم کیا جو قدیم اسرائیل کے تاریخی اور بائبلی پس منظر میں مسلسل ادارہ جاتی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے

مورمن اور یہودی برادریوں کے مابین تعلقات مردوں کے لیے بپتسمہ دینے کے مورمن عمل کی وجہ سے پیچیدہ رہے ہیں۔ یہودی تنظیموں نے اس وقت اعتراض کیا جب ہولوکاسٹ کے متاثرین اور دیگر فوت شدہ یہودیوں کو ان کے زندہ رشتہ داروں کی رضامندی کے بغیر موت کے بعد بپتسمہ دیا گیا ۔ مورمن الہیات کا موقف ہے کہ یہ احکام قبولیت پر مجبور نہیں کرتے کیونکہ متوفی اپنی مرضی کا اختیار برقرار رکھتا ہے۔ تاہم یہ تنازعہ مورمن کے آفاقی نظریہ نجات اور بعد از مرگ مذہبی تصرف کے بارے میں یہودی خدشات کے درمیان تناؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

مورمن ازم میں داخلی تقسیمات

مورمن الہیات کا تجزیہ اکثر تین وسیع دھاروں کے ذریعے کیا جاتا ہے:

1. مرکزی دھارے کا مورمن ازم
2. آرتھوڈوکس مورمن ازم
3. لبرل یا اصلاح پسند مورمن ازم[108]

یہ زمرے وضاحتی ہیں نہ کہ حتمی، کیونکہ آخری دنوں کے مقدسین کی تحریک متعدد آزاد فرقوں اور مربوط شناختوں پر مشتمل ہے۔

1۔ مرکزی دھارے کا مورمن ازم

مرکزی دھارے کے مورمن ازم کی نمائندگی بنیادی طور پر ایل ڈی ایس چرچ کرتا ہے جو اب تک آخری دنوں کے مقدسین کا سب سے بڑا فرقہ ہے۔ اس کے رہنماؤں میں ایک صدر شامل ہے جسے نبی مانا جاتا ہے اور ان لوگوں کو حواری سمجھا جاتا ہے جو ادارہ جاتی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ارکان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نبوتی قیادت کا احترام کریں اور ساتھ ہی ذاتی روحانی تصدیق کے بھی خواہاں رہیں۔

ایل ڈی ایس چرچ سخت ادارہ جاتی حدود کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ واضح طور پر خود کو تعددِ ازدواج پر عمل کرنے والی تنظیموں سے دور رکھتا ہے اور ان ارکان کو تادیبی سزا کے طور پر سے خارج کر سکتا ہے جو کثیر شادیاں کرتے ہیں۔ یہ علیحدگی تاریخی طور پر اہم ہے کیونکہ عصرِ حاضر کی میڈیا کوریج بعض اوقات "مورمن" کو تمام کثیر شادیاں کرنے والے گروہوں کے لیے ایک عام اصطلاح کے طور پر استعمال کرتی ہے حالانکہ ایل ڈی ایس چرچ ایسی برادریوں کو خود سے الگ سمجھتا ہے۔

---

[106] Joshua Seixas

جوزف سمتھ نے عبرانی زبان سیکھنے کے لیے ایک استاد، جوشوا سیکساس (Joshua Seixas) سے باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ سیکساس اس دور میں عبرانی زبان کے استاد تھے اور سمتھ نے ان سے عبرانی زبان اور اس کے قواعد و مفردات کا مطالعہ کیا۔

[107] Jerusalem Center for Near Eastern Studies

[108] O. K. White, Mormonism: The Story of a New Religious Tradition, Journal of Church and State, (1987), Vol. 29, P. 148

مرکزی دھارے کے مورمن ازم میں نمایاں الہیاتی اور سماجی موافقت بھی ہوئی ہے۔ تعددِ ازدواج کو ترک کر دیا گیا، کہانت پر نسلی پابندیاں 1978ء میں ختم کی گئیں اور چرچ نے اپنی عوامی زبان اور وسیع تر معاشرے کے ساتھ ادارہ جاتی مشغولیت کے پہلوؤں میں ترمیم کی ہے۔ یہ تبدیلیاں ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح مسلسل وحی، ادارہ جاتی حکمت عملی اور ثقافتی موافقت اس روایت کے اندر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

2۔ مورمن بنیاد پرستی / آرتھوڈوکس مورمن ازم

مورمن بنیاد پرستی بڑی حد تک ایل ڈی ایس چرچ کی طرف سے تعددِ ازدواج کو ترک کرنے کے رد عمل میں ابھری۔ بنیاد پرستوں کا استدلال ہے کہ انیسویں صدی کے بعض مکاشفات اور تعلیمات ادارہ جاتی تبدیلیوں کے باوجود بدستور واجب العمل ہیں۔ تعددِ ازدواج اس کی سب سے واضح امتیازی خصوصیت ہے[109]۔

بنیاد پرست الہیات اکثر سکھاتی ہے کہ تعددِ ازدواج نجات کے اعلیٰ ترین درجے کے لیے ضروری ہے اور ابدی خاندانی تعلقات کے لیے اس پر عمل لازمی ہے۔ اس کے برعکس مرکزی دھارے کی ایل ڈی ایس تعلیمات عصرِ حاضر میں تعددِ ازدواج کی اجازت نہیں دیتیں اور نجات کو موجودہ فانی عہد میں ایک شریک حیات کے ساتھ آسمانی شادی سے جوڑتی ہیں[110]

کچھ بنیاد پرست برادریاں ان عقائد کو بھی برقرار رکھتی ہیں جنہیں مرکزی دھارے کے مورمن ازم نے مسترد کر دیا ہے یا حاشیے پر ڈال دیا ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل عقائد شامل ہیں:

- متحدہ نظام[111]
- آدم-خدا تعلیمات[112]
- خونی کفارہ[113]
- کہانت کے حوالے سے سابقہ نسلی پابندیاں[114]۔

یہ اختلافات نبوتی اختیار کی متضاد تفہیم کی عکاسی کرتے ہیں:

- بنیاد پرست بعض تاریخی تعلیمات کو مستقل طور پر نازل شدہ اصول ماننے کی طرف مائل ہیں جبکہ ایل ڈی ایس چرچ یہ تسلیم کرتا ہے کہ بعد

---

[109] B. Carmon Hardy, The Persistence of Mormon Plural Marriage, Dialogue: A Journal of Mormon Thought, (2011), Vol. 44, P. 43–106

[110] Terryl L. Givens, Kathryn Lofton, Laurie Maffly-Kipp, Patrick Q. Mason, Contemporary Mormonism: America's Most Successful "New Religion", Religion and American Culture, (2013), Vol. 23, P. 1–29

[111] United Order

[112] Adam–God teachings

[113] Blood Atonement

[114] Janet Benson Bennion, The History and Culture of Mormon Fundamentalism in the United States, The Palgrave Handbook of Global Mormonism, Palgrave Macmillan, (2020), P. 683–687

کی وحی سابقہ عمل کو منسوخ کر سکتی ہے۔

- کچھ بنیاد پرست مفسرین کا استدلال ہے کہ ادارہ جاتی تبدیلیاں جزوی طور پر اس لیے ہوئیں کیونکہ ایل ڈی ایس رہنماؤں نے امریکی سیاسی اور ثقافتی اصولوں کے ساتھ مطابقت تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ تشریح ہم آہنگی اور ظلم و ستم کے خاتمے کو مورمن عقیدے اور عمل کی تاریخی تبدیلی میں اہم عوامل کے طور پر دیکھتی ہے[115]۔

3۔لبرل اور اصلاح پسند مورمن ازم

لبرل اور اصلاح پسند مورمن ازم ادارہ جاتی اور عقائدی تبدیلیوں کا ایک اور رد عمل پیش کرتا ہے۔ اصلاح پسند مورمنز مخصوص عقائد یا ادارہ جاتی پالیسیوں کو چیلنج کرنے کے باوجود مورمن تاریخ، صحائف، برادری اور مذہبی شناخت کے ساتھ گہری وابستگی برقرار رکھ سکتے ہیں۔ انیسویں صدی کے گاڈبیائٹس[116] مورمن لبرلائزیشن کی ایک ابتدائی مثال کی نمائندگی کرتے ہیں[117]۔ وہ سیاسی اور الہیاتی اختلافات کے نتیجے میں ایل ڈی ایس چرچ سے الگ ہوئے اور انہوں نے زیادہ لبرل مذہبی رجحان کو فروغ دیا۔ بیسویں صدی میں دیگر اصلاح پسند دھاروں نے صنف، جنسیت، تاریخی تنقید اور ادارہ جاتی اختیار سے متعلق سوالات پر توجہ دی۔

کچھ اصلاح پسند گروپوں نے آزاد فرقوں کے طور پر تنظیم قائم کی ہے۔ "دی ریسٹوریشن چرچ آف جیسس کرائسٹ[118]"(احیائے کلیسیاءِ یسوع مسیح)جو1985ء میں ایل جی بی ٹی(LGBT) کے لیے ایک دوستانہ فرقے کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس کی ایک مثال ہے؛ یہ2010ء میں باضابطہ طور پر تحلیل ہو گیا۔ دیگر اصلاح پسند شناختیں غیر رسمی رہی ہیں اور انہیں مکمل طور پر آزاد گرجاگھروں کے بجائے ثقافتی اور فکری وابستگی کے نیٹ ورکس کے طور پر سمجھنا زیادہ موزوں ہے۔

مورمن ازم پر ہونے والی تنقیدات

1۔تعددِ ازدواج

تعددِ ازدواج مورمن تاریخ سے وابستہ سب سے زیادہ نمایاں تنازعات میں سے ایک ہے۔ ایل ڈی ایس چرچ کے انیسویں صدی کے اس عمل نے شدید مخالفت کو راغب کیا اور ریاستہائے متحدہ کی حکومت کے ساتھ تصادم کا باعث بنا۔ اگرچہ 1890ء میں اسے باضابطہ طور پر ترک کر دیا گیا تھا لیکن تعددِ ازدواج ایک مذہبی اور ثقافتی مسئلہ رہا کیونکہ آخری دنوں کے کچھ مقدسین نے اسے مذہبی حکم کے طور پر تسلیم کیے رکھا۔

اس لیے مرکزی دھارے کے ایل ڈی ایس مورمن ازم اور بنیاد پرست مورمن ازم کے درمیان فرق لازمی ہے۔ ایل ڈی ایس چرچ عصرِ حاضر میں

---

[115] D. A. J. Richards, Fundamentalism in American Religion and Law: Obama's Challenge to Patriarchy's Threat to Democracy, Cambridge University Press, (2010), P. 193–210

[116] Godbeites

[117] گاڈبیائٹس (Godbeites) سے مراد 19ویں صدی میں مورمن تحریک کے اندر پیدا ہونے والا ایک اصلاح پسند گروہ ہے، جو ولیم ایس. گاڈبے (William S. Godbe) سے وابستہ تھا۔ انہوں نے مورمن معاشی اور سماجی نظام کی بعض سخت پالیسیوں سے اختلاف کیا اور زیادہ لبرل، آزاد خیال اور جدید خیالات کی حمایت کی۔ لہٰ "مورمن لبرلائزیشن کی ایک ابتدائی مثال" کا مطلب ہے کہ گاڈبیائٹس مورمن معاشرے میں زیادہ آزاد خیالی اور رواداری کی طرف ابتدائی رجحان کی نمائندگی کرتے تھے۔

[118] The Restoration Church of Jesus Christ

تعددِ ازدواج کی اجازت نہیں دیتا اور اس پر عمل کرنے کو تادیبی کارروائی کا جواز قرار دیتا ہے[119]۔ اس کے برعکس بنیاد پرست گروپ نجات کے لیے اس عمل کو لازمی قرار دے کر اس کا دفاع جاری رکھ سکتے ہیں[120]۔

2۔ نسل اور کہانت

مورمن ازم پر جدید تنقید میں نسل ایک بڑا موضوع بن چکا ہے۔ ایل ڈی ایس چرچ نے تاریخی طور پر سیاہ فام مردوں کو کہانت کی تفویض سے روک دیا تھا اور سیاہ فام ارکان کی ہیکل کی بعض رسومات تک رسائی کو محدود کر دیا تھا۔ یہ پابندی 1978ء میں ختم کر دی گئی تھی لیکن نسل سے متعلق تاریخی تعلیمات اب بھی علمی اور مذہبی بحث کا موضوع ہیں۔

ناقدین نے استدلال کیا ہے کہ نسلی تعلیمات مورمن الہیات پر انیسویں اور بیسویں صدی کے امریکی نسلی نظریات کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔ حامیوں نے تاریخی پالیسیوں اور عصری نظریات کے درمیان فرق پر زور دیا ہے۔ یہ تنازعہ اس وسیع تر سوال کی وضاحت کرتا ہے کہ جب سماجی اور الہیاتی حالات تبدیل ہوتے ہیں تو مذہبی ادارے کس طرح پہلے کی تعلیمات کی نئی تشریح کرتے ہیں[121]۔

2۔ جنسیت، صنف اور خاندان

عصری تنقید ہم جنس پرستی، صنفی کرداروں، شادی اور خاندانی ڈھانچے سے متعلق مورمن تعلیمات اور ادارہ جاتی پالیسیوں سے بھی جڑی ہے۔ مورمن الہیات متضاد جنسوں کی شادی، جنسی اخلاقیات، خاندان کی تشکیل اور ابدی خاندانی تعلقات پر غیر معمولی زور دیتی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ بعض ادارہ جاتی پالیسیوں نے ایل جی بی ٹی (LGBT) افراد کو حاشیے پر دھکیل دیا ہے اور محدود صنفی اصولوں کو تقویت دی ہے۔

روایتی مورمن تعلیمات کے حامی ان عقائد کو عارضی سماجی روایات کے بجائے ابدی اصولوں کے اظہار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ اختلاف نہ صرف پالیسی سے متعلق ہے بلکہ وحی، انسانی فطرت، جنسیت اور مذہبی اداروں کے اختیار کے متصادم تصورات پر مبنی ہے۔

3۔ تاریخی نظر ثانی اور صحائف کی صداقت

تنقید کا ایک اور بڑا میدان مورمن صحائف کے تاریخی ماخذ اور ان طریقوں سے متعلق ہے جن کے ذریعے مورمن اداروں نے اپنی تاریخ کو پیش کیا ہے۔ ناقدین نے کتابِ مورمن کے قدیم منبع پر سوالات اٹھائے ہیں اور اس کی تالیف کی متبادل وضاحتیں پیش کی ہیں۔ ماہرین نے سمتھ کے ماحول، انیسویں صدی کی امریکی مذہبی ثقافت اور مورمن صحائف کے متنی مندرجات کے مابین تعلق کا بھی جائزہ لیا ہے۔ اصل ماخذ مضمون تاریخی نظر ثانی

---

[119] ایل ڈی ایس کلیسا صحافیوں سے یہ توقع کرتا ہے کہ وہ تعددِ ازدواج پر عمل کرنے والے افراد یا تنظیموں کے لیے "مورمن" کی اصطلاح استعمال نہ کریں۔ دیکھیے:

Richard Lyman Bushman, Mormonism, P. 91

[120] تفصیل کے لیے دیکھیے:

- B. Carmon Hardy, The Persistence of Mormon Plural Marriage, P. 43–106
- Terryl L. Givens, Kathryn Lofton, Laurie Maffly-Kipp, Patrick Q. Mason, Contemporary Mormonism: America's Most Successful "New Religion", P. 1–29

[121] D. A. J. Richards, Fundamentalism in American Religion and Law: Obama's Challenge to Patriarchy's Threat to Democracy, P. 193–210

سے متعلق تنقید کی بھی نشان دہی کرتا ہے۔ یہ مسئلہ الگ تھلگ حقائق پر تنازعات سے زیادہ وسیع ہے۔ اس میں یہ بات شامل ہے کہ مذہبی ادارے کس حد تک مخصوص بیانیوں پر زور دیتے ہیں، متنازعہ تعلیمات کا سیاق وسباق پیش کرتے ہیں یا جدید توقعات کے رد عمل میں پہلے کے دعووں کی نئی تشریح کرتے ہیں۔

ان تنازعات کا جائزہ صرف عقائد کے مفروضوں کے بجائے دستاویزی شواہد، تاریخ نگاری، متنی تنقید اور مذہب کی سماجیات کے ذریعے لیا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی تاریخی تجزیے اور الہیاتی فیصلے کے مابین فرق کو برقرار رکھنا ضروری ہے: تاریخی طریقے یہ تحقیق کر سکتے ہیں کہ کوئی نظریہ کب اور کیسے ابھرا لیکن وہ خود سے یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ آیا کوئی مذہبی دعویٰ روحانی طور پر سچ ہے یا نہیں۔

4۔ ادارہ جاتی شفافیت اور عوامی تنقید

جدید تنقید نے معاشی شفافیت اور ادارہ جاتی طرزِ حکومت کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ ایک بڑی بین الاقوامی مذہبی تنظیم کے طور پر ایل ڈی ایس چرچ وسیع مالیاتی، تعلیمی، فلاحی اور انتظامی ڈھانچے کا مالک ہے۔ اس لیے ناقدین نے ادارہ جاتی جواب دہی اور معلومات کے افشا ہونے کے بارے میں سوالات اٹھائے ہیں۔ ایسے مباحثے مذہب کی سماجیات میں ایک وسیع تر تبدیلی کا حصہ ہیں۔ بڑی مذہبی تنظیمیں اب تیزی سے ایسے ماحول میں کام کر رہی ہیں جہاں ارکان کو آزاد آرگائیوز، ڈیجیٹل میڈیا، تنقیدی اسکالرشپ اور مسابقتی بیانیوں تک رسائی حاصل ہے۔ اس لیے مرکزیت پسند نبوتی اختیار پر مورمن ازم کا تاریخی زور ایک ایسے معلوماتی ماحول میں نئے چیلنجوں سے نبرد آزما ہے جس میں ادارہ جاتی بیانیوں کا آزاد اسکالرشپ سے تیزی سے موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

مورمن ازم سے متعلق تحقیقی کام کی گنجائش

مورمن ازم بین الکلیاتی[122] تحقیق کے لیے ایک غیر معمولی طور پر بھرپور کیس پیش کرتا ہے۔ مؤرخین اس تحریک کے آغاز، ہجرت، سیاسی تنازعات اور ادارہ جاتی ترقی کا جائزہ لیتے ہیں۔ سماجیات داں تبدیلیِ مذہب، خاندانی ساخت، مشنری کام، مذہبی نقل وحرکت، آبادیاتی تبدیلی اور ثقافتی شناخت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ الہیات داں وحی، خدا، مسیحیات[123] نجات، صحیفہ اور رسوم کا تجزیہ کرتے ہیں۔ بشریات داں برادری، مقدس جغرافیہ، مادی ثقافت اور شناخت کی تحقیق کرتے ہیں۔

تقابلِ ادیان کے حوالے سے یہ مذہبی نظام خاص طور پر کارآمد ہے کیونکہ مورمن ازم قائم شدہ مسیحی روایات سے بیک وقت مشابہت اور اختلاف رکھتا ہے۔ کیونکہ:

- اس کا بحالی پسند ڈھانچہ دوسرے بحالی پسند تحریکوں کے ساتھ موازنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔
- اس کی صحیفائی پیداوار نئی صحیفائی روایات کے ساتھ موازنے کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔
- اس کی ہیکل کی مشقیں رسوماتی اور آغازِ کار کی روایات کے ساتھ موازنے کی دعوت دیتی ہیں۔
- اس کا مسلسل وحی کا تصور کرشماتی اور نبوتی مذاہب کے ساتھ موازنے کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔

مورمن ازم کا مطالعہ ادارہ جاتی نظریے اور عوامی عقیدے کے درمیان فرق کرنے کی اہمیت کو بھی واضح کرتا ہے۔ کسی انفرادی مورمن کا ہر عقیدہ ایل

[122] Interdisciplinary

[123] Christology

ڈی ایس چرچ کا سرکاری عقیدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی بنیاد پرست یا اصلاح پسند گروپ کے ہر عقیدے کو مرکزی دھارے کے مورمن ازم سے منسوب کیا جانا چاہیے۔ اس لیے علمی اور اکیڈمک درستگی کے لیے فرقے، دور، جغرافیہ، قیادت اور ماخذ کی قسم پر توجہ دینا ضروری ہے۔

ان کے علاوہ ایسے متعدد موضوعات ہیں جو مورمن ازم کے مطالعے کو وسعت دیتے ہیں۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں:

- اینٹی مورمن ازم (مورمن مخالفت)
- سیاہ فام لوگ اور مورمن ازم
- سیاہ فام لوگ اور ابتدائی مورمن ازم
- سیاہ فام لوگ اور مورمن کہانت
- مورمن ازم کا انسائیکلوپیڈیا[124]
- آخری دنوں کے مقدسین کی تحریک کی تاریخ اور فرقے
- مورمن ازم اور بحرالکاہل کے جزائر کے باشندے[125]
- مقامی امریکی لوگ اور مورمن ازم
- جوزف سمتھ
- کتابِ مورمن
- نئی مذہبی تحریکیں
- جوزف سمتھ کی دستاویزات

ان میں سے ہر میدان الگ تحقیقی سوالات اٹھاتا ہے۔ مثلاً:

- اینٹی مورمن ازم مذہبی تعصب، سیاسی تصادم اور حد بندی کے عمل کی تحقیق کی راہ ہموار کرتا ہے۔
- نسل اور مورمن ازم الہیات اور امریکی نسلی تاریخ کے مابین تعلق کا جائزہ لینے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔
- بحرالکاہل اور مقامی امریکیوں کے مطالعے یہ واضح کرتے ہیں کہ کس طرح مورمن مشنری پھیلاؤ نے مقامی برادریوں کے ساتھ تعامل کیا۔
- جوزف سمتھ پیپرز اور متعلقہ دستاویزی منصوبے بنیادی مآخذ کے ذریعے ابتدائی مورمن تاریخ کی تعمیر نو کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- کتابِ مورمن خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ الہیات، تاریخ، ادبی علوم، آثار قدیمہ، لسانیات اور مذہبی تجربے کے سنگم پر واقع ہے۔

تحقیقی نقطہ نظر میں شدید اختلاف ہو سکتا ہے لیکن یہ متن بذاتِ خود مورمن شناخت کو سمجھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

مورمن ازم کا تحقیقی مطالعہ عمومی بیرونی ذرائع کے طور پر "پی بی ایس فرنٹ لائن / امریکن ایکسپیرینس[126]" کے مورمنز سے متعلق مواد اور "بی بی سی

[124] Encyclopedia of Mormonism

[125] Pacific Islanders

[126] PBS Frontline/American Experience

ریلیجن[127]" کے مورمن ازم کے جائزے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ "چرچ آف جیسس کرائسٹ آف لیٹر-ڈے سینٹس"، "کمیونٹی آف کرائسٹ"، "دی چرچ آف جیسس کرائسٹ[128] (بکرٹونائٹ)[129]" اور "دی چرچ آف کرائسٹ وود دی ایلیا میسج[130]" سے وابستہ سرکاری فرقہ وارانہ ویب سائٹس کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

ایسے ذرائع کا تنقیدی استعمال کیا جانا چاہیے۔ متعلقہ وارانہ ویب سائٹس اس بات کے تعین کے لیے قیمتی ہیں کہ ایک مذہبی تنظیم اپنے عقائد کو کس طرح پیش کرتی ہے جبکہ علمی کتب[131]، ہم مرتبہ نظر ثانی شدہ مضامین[132]، دستاویزی آرکائیوز اور آزاد تاریخی تحقیق بیرونی تجزیے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

ایک مربوط علمی مضمون کو اعترافی بیان[133] اور تنقیدی تشریح[134] کے مابین فرق کرنا چاہیے۔

اختتام

مورمن ازم انیسویں صدی کے امریکہ کے مذہبی جوش و خروش سے ایک احیائی دعوے کے طور پر ابھرا کہ مسیحیت کا اصل اختیار اور کمال کھو چکا تھا اور اسے الہی وحی کے ذریعے بحال کیا جا سکتا تھا۔ جوزف سمتھ کے نبوتی سفر، کتابِ مورمن، کہانت کے اختیار کی بحالی اور ایک نئے چرچ کی تنظیم نے ایک ایسی تحریک کی بنیاد رکھی جو امریکی تاریخ کی سب سے اہم نئی مذہبی روایات میں سے ایک بن گئی۔

اس کی الہیات ایک منفرد نظام کی شکل اختیار کر گئی۔ مثلا:

- خدا کو روایتی تثلیثی تصور سے مختلف سمجھا جاتا ہے۔
- انسان ارضی پیدائش سے قبل ایک ابدی وجود رکھتے ہیں۔
- مادہ ابدی ہے۔
- تخلیق ترتیب دینے کا نام ہے۔
- وحی کا سلسلہ جاری ہے۔
- نجات میں مسیح، عہود، احکام اور اخلاقی ارتقا شامل ہیں۔
- ہیکل کی رسوم زندہ اور مردہ لوگوں کو باہم جوڑتی ہیں۔

---

[127] BBC Religion

[128] The Church of Jesus Christ

[129] Bickertonite

[130] The Church of Christ with the Elijah Message

[131] Monographs

[132] peer-reviewed articles

[133] Confessional Description

[134] Critical Interpretation

یہ روایت امریکی براعظم اور مستقبل میں صیہون کے قیام کو خاص اہمیت بھی دیتی ہے۔

تاریخی طور پر مورمن ازم جتنا اپنے عقیدے سے تشکیل پایا اتنا ہی تصادم اور موافقت سے بھی متاثر ہوا۔ مسوری سے بے دخلی، نووو کا قیام، جوزف سمتھ کی موت، یوٹاہ کی طرف ہجرت، تعددِ ازدواج پر عمل اور پھر اسے ترک کرنا اور بعد میں چرچ کی عالمگیریت ان سب نے اس کے ادارہ جاتی کردار میں حصہ ڈالا۔ تعددِ ازدواج کے خاتمے نے بنیاد پرست تحریکیں بھی پیدا کیں جو ایل ڈی ایس چرچ سے خود کو ممتاز رکھتی ہیں۔

مورمن ازم اور مسیحیت کے مابین تعلق ایک اہم الہیاتی اور تعریفی سوال کے طور پر برقرار ہے۔ مورمنز مسیحی شناخت اور عیسیٰ علیہ السلام سے عقیدت کی پرزور تائید کرتے ہیں جبکہ روایتی مسیحی ادارے اکثر مورمن ازم کو خدا کے غیر نیقی تصور اور اس کے بحالی پسند دعووں کی وجہ سے مسترد کرتے ہیں۔ یہودی تصورات، امریکی مقدس جغرافیہ اور جدید یو ایف او تشریحات کے ساتھ مورمن ازم کی وابستگی اس کے مذہبی نقطہ نظر کی پیچیدگی کو مزید ظاہر کرتی ہے۔

آخر میں مورمن ازم پر تنقید انیسویں صدی میں تعددِ ازدواج اور سیاسی طاقت کی مخالفت سے تیار ہو کر نسل، صنف، جنسیت، تاریخی نظر ثانی، صحائف کی صداقت اور ادارہ جاتی شفافیت سے متعلق عصری مباحثوں کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ ان مباحثوں کو محض مورمن ازم کے حق یا مخالفت میں دلائل کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ علمی اور اکیڈمک مقاصد کے لیے یہ ایسے شواہد فراہم کرتے ہیں جن کے ذریعے محققین جائزہ لے سکتے ہیں کہ مذہبی روایات کس طرح اپنی شناخت کو محفوظ رکھتی ہیں، وحی کی نئی تشریح کرتی ہیں، جدیدیت کے ساتھ معاملات طے کرتی ہیں اور تاریخی یادداشت کی تعمیر کرتی ہیں۔

چنانچہ مورمن ازم کو عقائد کے کسی جامد مجموعے کے بجائے مذہبی روایات کے ایک متحرک خاندان کے طور پر دیکھنا سب سے بہتر ہے۔ اس کی اہمیت نہ صرف اس کی مخصوص الہیات میں ہے بلکہ ان وسیع تر سوالات میں بھی ہے جو یہ وحی، اختیار، صحیفہ، ہجرت، امریکی مذہب، مذہبی تکثیریت اور ایک نئی مذہبی تحریک کی اپنی جڑوں کے ساتھ تسلسل کے مضبوط دعوے کو برقرار رکھتے ہوئے خود کو تبدیل کرنے کی صلاحیت کے بارے میں اٹھاتا ہے۔

مورمن ازم سے متعلق مسلم موقف

اسلامی تناظر میں سابقہ امتوں میں انحراف اور دینی اختلاف کا تصور اجنبی نہیں۔ قرآن مجید متعدد مقامات پر سابقہ اقوام کے اختلافات، کتمانِ حق اور دینی امور میں تحریف کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن اسلامی تصورِ اصلاح اور مورمن تصورِ احیاء میں بنیادی فرق ہے۔

1۔ جوزف سمتھ سے متعلق نبوت کا دعویٰ

اسلام کے مطابق حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی یا نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا [135]

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

[135] الاحزاب:40

لہٰذا اگر کسی تحریک کی بحالی کا دعویٰ اس بات پر قائم ہو کہ ایک نئے شخص کے ذریعے نئی نبوت، نئی وحی اور نئے مذہبی احکام دوبارہ ظاہر ہوئے تو یہ اسلامی تصورِ ختمِ نبوت سے مطابقت نہیں رکھتا۔ محض یہ کہنااس دعوے کی صداقت کے لیے کافی نہیں کہ اصل دین بحال کیا جارہا ہے۔

جوزف سمتھ کے مذہبی تجربات، فرشتے کے ظہور، نبوتی اختیار اور کہانت کی بحالی سے متعلق روایات بیان کی گئی ہیں۔اسلامی نقطۂ نظر سے یہ مسئلہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر جوزف سمتھ کے دعوے کو نئی نبوت یا تشریعی وحی کے طور پر سمجھا جائے تو یہ ختمِ نبوت کے عقیدے سے براہ راست متعارض ہے۔حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی انسان کو نبی ماننا اسلامی عقیدے کے مطابق درست نہیں۔یہاں وحی، الہام اور ذاتی روحانی تجربے کے درمیان فرق بھی ضروری ہے۔ اسلام میں غیر نبی کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلبی رہنمائی یا الہام کا امکان تسلیم کیا جاسکتا ہے لیکن اسے نبوت یا نئی آسمانی شریعت نہیں کہا جاسکتا۔ لہٰذا کسی شخص کے روحانی تجربے کو بذاتِ خود نبوت کی دلیل قرار دینا اسلامی معیار پر درست استدلال نہیں۔

2۔کتابِ مورمن کی حیثیت

مصنفین کا پیش کردہ لٹریچر کتابِ مورمن کو مورمن مذہب کی بنیادی مقدس کتابوں میں شمار کرتا ہے اور اسے جوزف سمتھ کے ذریعے قدیم ریکارڈ کا ترجمہ قرار دینے والی روایت کی صورت میں بیان کرتا ہے۔اسلامی نقطۂ نظر سے اس مسئلے کے دو پہلو ہیں۔:

- **پہلا تاریخی ہے :**کیا واقعی ایسا قدیم ریکارڈ موجود تھا اور کیا اس کے وجود اور ترجمے کے دعوے کو تاریخی شواہد ثابت کرتے ہیں؟
- **دوسرا مذہبی ہے :**کیا محمد ﷺ کے بعد کسی نئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب کے علاوہ مستقل آسمانی صحیفہ مانا جاسکتا ہے؟

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے اور محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ قرآن خود کو سابقہ کتابوں پر نگہبان اور معیار قرار دیتا ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ[136]

ترجمہ:اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے موجود تھیں، اور ان کی محافظ ہے۔ پس آپ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور جو حق آپ کے پاس آچکا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

اس لیے کتابِ مورمن کو قرآن کے بعد ایک نئی آسمانی کتاب تسلیم کرنا اسلامی تصورِ وحی سے مطابقت نہیں رکھتا۔البتہ علمی احتیاط یہ ہے کہ:

[136] المائدہ:48

- اسلام اسے آسمانی کتاب نہیں مانتا
- تاریخی طور پر یہ ثابت شدہ جعل سازی ہے

یہ دونوں دعوے ایک نہیں ہیں۔ پہلے دعوے کی بنیاد اسلامی عقیدہ ہے جبکہ دوسرے کے لیے الگ تاریخی تحقیق درکار ہے۔

3۔بائبل کے بارے میں مورمن موقف

مورمن ازم بائبل کو مقدس کتاب مانتا ہے لیکن موجودہ بائبل کے متن کو ہر تفصیل میں مکمل طور پر محفوظ نہیں سمجھتا اور اس کے ساتھ دوسری مورمن کتابوں کو بھی مذہبی اختیار حاصل ہے۔اسلام سابقہ آسمانی کتابوں کے اصل نزول کو تسلیم کرتا ہے۔ قرآن مجید تورات اور انجیل کے نزول کا ذکر کرتا ہے لیکن موجودہ اہلِ کتاب کی بعض تحریفات، کتمان اور نصوص کے ساتھ غلط تعامل کی بھی نشان دہی کرتا ہے[137]۔

اسلامی نقطۂ نظر میں قرآن آخری اور محفوظ معیار ہے۔ لہٰذا اگر مورمن ازم موجودہ بائبل کے بعض حصوں کو غیر محفوظ سمجھتا ہے تو یہ بات اسلامی تصورِ تحریف کے ساتھ کسی حد تک تقابلی بحث پیدا کرسکتی ہے لیکن اس مماثلت کو بہت آگے بڑھانا درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ مورمن ازم اس کے بعد ایک نئی مذہبی کتاب اور نئی وحیانی روایت کو بھی اختیار دیتا ہے جبکہ اسلام قرآن کو آخری معیار قرار دیتا ہے۔

4۔مسلسل وحی کا نظریہ

مسلسل وحی کے نظریے کو مورمن مذہبی نظام کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق خدا انسانوں سے رہنمائی اور مکاشفہ کا سلسلہ جاری رکھ سکتا ہے اور مذہبی رہنما اجتماعی، سماجی اور بعض سیاسی معاملات میں بھی اس رہنمائی سے استفادہ کرسکتے ہیں۔اسلامی تناظر میں یہ مورمن تصور بنیادی سوال پیدا کرتا ہے کہ کیا حضرت محمد ﷺ کے بعد تشریعی وحی جاری رہ سکتی ہے؟ قرآن اور اسلامی عقیدۂ ختمِ نبوت کی روشنی میں اس کا جواب نفی میں ہے۔ بعد کے علماء اجتہاد، استنباط، قیاس اور دینی فہم کے ذریعے نئے مسائل کا حل تلاش کرسکتے ہیں لیکن ان کی رائے نئی نبوتی وحی کے برابر تسلیم نہیں کی جاتی ہے۔اس لیے اگر کسی مذہبی حکم کو اس بنیاد پر بدلا جائے کہ بعد کے مذہبی پیشوا کو نئی وحی ملی ہے تو یہ طریقۂ اختیار اسلامی اصول سے مختلف ہوگا۔ اسلام میں نئے حالات کے لیے اجتہاد ممکن ہے مگر اجتہاد قرآن و سنت کے تابع ہوتا ہے؛ وہ قرآن و سنت کے برابر ایک نئی وحیانی بنیاد نہیں بن سکتا۔

5۔خدا کے تصور کا اسلامی جائزہ

مورمن مذہبی تصورِ کائنات میں خدا، انسانوں کی قبل از پیدائش روحانی حیثیت، مادے کی قدامت اور کائنات کی تشکیل کے بارے میں ایسے تصورات پائے جاتے ہیں جو روایتی مسیحی تصور سے مختلف ہیں۔ یہ اسلام اور مورمن ازم میں بنیادی مابعد الطبیعیاتی اختلاف ہے۔اسلامی تصورِ توحید میں اللہ تعالیٰ خالق ہے اور باقی تمام موجودات مخلوق ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ[138]

---

[137] تحریف سے متعلق قرآنِ مجید کی اہم آیات البقرۃ:75، البقرۃ:79، آلِ عمران:78، النساء:46، المائدۃ:13، المائدۃ:41، اور الأنعام:91 ہیں۔

[138] الزمر:62

ترجمہ: اللہ ہر شے کا خالق ہے۔

اسی طرح سورۂ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی، بے نیازی اور بے مثالی بیان ہوئی ہے۔لہٰذا اگر مورمن تصور میں مادہ یا دوسری ذوات کو اللہ کے ساتھ مستقل قدیم حقیقتیں تصور کیا جائے تو یہ اسلامی تصورِ خالق و مخلوق سے بنیادی طور پر مختلف ہوگا۔ اسلامی عقیدے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کوئی دوسری ازلی حقیقت شریک نہیں۔

5۔باپ، بیٹے اور روح القدس کا تصور

مورمن ازم باپ، بیٹے اور روح القدس کو ایک ہی ذات قرار دینے کے بجائے الگ شخصیات سمجھتا ہے جو مقصد اور ارادے میں متحد ہیں۔ اسلامی تناظر میں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ روایتی تثلیث سے اختلاف کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اسلامی توحید کے ساتھ موافقت پیدا ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ... إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ[139]

ترجمہ: تین مت کہو۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ یکتا ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ واحد معبود ہے۔ الوہیت میں کسی دوسری شخصیت یا وجود کی شرکت قابل قبول نہیں۔ اس لیے مورمن ازم کا تثلیثی مسیحیت سے اختلاف ایک اہم تاریخی و مذہبی فرق ضرور ہے لیکن اسے اسلامی توحید کے ساتھ مکمل مطابقت نہیں سمجھا جاسکتا۔

6۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مورمن مذہبی شناخت کا مرکزی محور سمجھا جاتا ہے اور ان کے مسیحا، نجات دہندہ اور دوبارہ جی اٹھنے والے رب ہونے کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے۔اسلام میں بھی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نہایت جلیل القدر رسول اور مسیح ہیں۔ لیکن قرآن انہیں اللہ کا بندہ اور رسول قرار دیتا ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا[140]

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ ابنِ مریم تو صرف اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جسے اس نے مریم کی طرف القا کیا، اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ تین ہیں۔ باز آ جاؤ، یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ بے شک اللہ ہی ایک معبود ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، اور اللہ کارساز ہونے کے لیے کافی ہے۔

اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مرکزیت دونوں مذہبی نظاموں میں ایک مشترک موضوع ہو سکتی ہے مگر ان کی حقیقت اور مقام

---

[139] النساء:171

[140] النساء:171

کے بارے میں بنیادی اختلاف موجود ہے۔ مورمن ازم میں مصلوبیت اور کفارے کا تصور بیان کیا گیا ہے۔جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا[141]

ترجمہ: اور ان کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابنِ مریم، اللہ کے رسول، کو قتل کر دیا، حالاں کہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی، بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ اس کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، وہ یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں۔ انہیں اس کے بارے میں کوئی یقینی علم نہیں، محض گمان کی پیروی ہے۔ اور انہوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا۔

چنانچہ اس باب میں اختلاف محض تشریح کا نہیں بلکہ بنیادی عقیدے کا ہے۔

7۔ کفارہ اور نجات

مورمن تصورِ نجات کو مسیح کی قربانی، مذہبی عہد، احکام، رسوم اور بعد از موت مختلف درجات سے مربوط کیا گیا ہے۔ اسلامی تصورِ نجات میں ایمان، عمل صالح، توبہ، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن فردی ذمہ داری کا اصول بیان کرتا ہے:

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ[142]

ترجمہ: اور ہر شخص جو کچھ کماتا ہے، اس کا وبال اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اسلام میں کسی انسان کے گناہ کا بوجھ کسی دوسرے انسان پر منتقل نہیں کیا جاتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی قربانی کو گناہوں کے کفارے کا لازمی ذریعہ سمجھنا بھی اسلامی تصور نہیں۔ اس لیے مورمن نجاتی نظام کو اسلامی توبہ، مغفرت اور آخرت کے تصور کے برابر قرار دینا درست نہیں ہو گا۔

8۔ مذہبی رسوم اور ہیکل

مورمن نظام الفکر مذہبی زندگی میں بپتسمہ، تصدیق، کہانت، ہیکل کی مخصوص رسومات، ہیکل میں شادی اور ابدی خاندانی تعلقات کو اہم قرار دیتا ہے۔ اسلامی عبادات میں اس نوع کی مذہبی ساخت موجود نہیں۔ اسلام میں غسل، وضو، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح اور دیگر عبادات قرآن و سنت کے مقرر کردہ احکام کے مطابق انجام دی جاتی ہیں۔ نکاح ایک شرعی معاہدہ ہے لیکن اسے مورمن تصور کے ابدی خاندانی بندھن کے برابر قرار دینا درست نہیں۔

اس لیے تقابلی مطالعے میں صرف ظاہری مشابہت مثلاً دونوں مذاہب میں شادی جیسی رسم کا موجود ہونا، کافی نہیں۔ ہر رسم کا مذہبی مقصد، شرعی بنیاد اور نجات کے نظام میں مقام بھی دیکھا جانا چاہیے۔

---

[141] النساء:157

[142] الانعام:164

9۔فوت شدگان کی طرف سے مذہبی اعمال

مورمن مذہب میں فوت شدگان کی طرف سے زندہ افراد بعض مذہبی اعمال انجام دیتے ہیں جن میں بپتسمہ اور ہیکل کی بعض رسوم شامل ہیں۔ اسلامی تصور کے مطابق موت کے بعد انسان برزخ میں داخل ہوجاتا ہے اور دنیاوی امتحان ختم ہوجاتا ہے:

لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ[143]

ترجمہ: تاکہ میں اس دنیا میں جسے چھوڑ آیا ہوں، نیک عمل کر سکوں۔ ہر گز نہیں! یہ تو صرف ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہو گا، اور ان کے پیچھے ایک برزخ ہے، اس دن تک جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

اسلام فوت شدگان کے لیے دعا، صدقہ اور بعض نفع بخش اعمال کی اجازت اور ترغیب دیتا ہے لیکن کسی زندہ انسان کے ذریعے متوفی کی طرف سے ایک نئی مذہبی رسم ادا کرکے اسے نجات کے نظام کا حصہ بنانا اسلامی شریعت میں ثابت نہیں۔ لہٰذا مورمن نیابتی بپتسمہ کو اسلامی دعا یا صدقہ کے ساتھ مساوی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

10۔تعددِ ازدواج

مورمن تاریخ میں تعددِ ازدواج ایک اہم تنازع کے طور پر مذکور ہے مرکزی مورمن ادارے نے بالآخر اس عمل کو ترک کیا، جبکہ بعض بنیاد پرست گروہوں نے اسے مذہبی طور پر اب بھی ضروری سمجھا۔اسلامی نقطۂ نظر سے مورمن تعددِ ازدواج اور اسلامی تعددِ ازدواج کو ایک ہی چیز سمجھنا درست نہیں۔ قرآن مجید سورۂ نساء میں تعددِ ازدواج کی اجازت عدل کی شرط کے ساتھ دیتا ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا[144]

ترجمہ: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو، تین تین اور چار چار۔ پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت سے نکاح کرو، یا ان کنیزوں سے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ تم ناانصافی میں مبتلا نہ ہو۔

اسلامی تعددِ ازدواج ایک مستقل شرعی نظام کا حصہ ہے۔ اس کے برعکس مورمن تاریخ میں اس عمل کی مذہبی تعبیر اور بعد میں اس کے ترک کیے جانے کا تعلق مسلسل وحی کے مورمن تصور سے جوڑا جاتا ہے۔ اسلامی تناظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی عمل پہلے الٰہی حکم قرار پائے اور بعد میں ایک نئی وحی کے ذریعے ترک کردیا جائے تو اس نئی وحی کی حجیت کہاں سے آئی؟ ختمِ نبوت کے بعد اسلام میں ایسی نئی تشریعی وحی کا دروازہ بند ہے۔

11۔نسل اور مذہبی اختیار

مرکزی مورمن ادارے نے تاریخی طور پر سیاہ فام مردوں کو کہانت سے محروم رکھا اور بعض مذہبی رسوم تک ان کی رسائی محدود کی جبکہ یہ پابندیاں 1978ء میں ختم کی گئیں۔دوسری جانب اسلامی تعلیمات میں انسانی فضیلت کی بنیاد نسل، رنگ اور خاندان نہیں

---

[143] المومنون:100

[144] النساء:3

بلکہ تقویٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[145]

ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں اس لیے تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، باخبر ہے۔

لہٰذا نسل کی بنیاد پر کسی گروہ کی مذہبی اہلیت محدود کرنا اسلامی مساواتِ انسانی کے اصول سے مطابقت نہیں رکھتا۔ تاہم تاریخی ادارہ جاتی پالیسی اور آج کے ہر مورمن فرد کے ذاتی عقیدے کو ایک ہی چیز قرار دینا بھی علمی انصاف کے خلاف ہوگا۔

12۔یہودیت اور اسرائیلی تصورات

مورمن ازم یہودی مذہب نہیں ہے لیکن یہودی صحائف، اسرائیلی شناخت، عہد، موعود سرزمین اور بنی اسرائیل کے تصورات اس کی مذہبی فکر میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اسلام بھی بنی اسرائیل، انبیائے بنی اسرائیل، تورات اور سابقہ وحیانی روایت کو تسلیم کرتا ہے۔ تاہم کسی جدید مذہبی تحریک میں اسرائیلی تصورات کا استعمال اسے اسلامی روایت کا حصہ نہیں بناتا۔

اسلامی نقطۂ نظر میں سابقہ انبیاء کا احترام قرآن کی تعلیم ہے مگر ان کے بعد حضرت محمد ﷺ کی رسالت آخری اور عالمگیر ہے۔ اس لیے مورمن اسرائیلی بیانیے کو اسلامی بنی اسرائیل کے تصور کے ساتھ صرف ظاہری مماثلت کی بنیاد پر برابر نہیں رکھا جاسکتا۔

13۔صیہون اور اسلامی مقدسات

مورمن ازم مذہبی تصور میں صیہون، موعود سرزمین اور مستقبل میں مقدس شہر کے قیام کو اہم قرار دیتا ہے۔ اسلام میں بھی مقدس مقامات کا تصور موجود ہے لیکن ان کی تقدیس وحیِ اسلامی سے ثابت ہوتی ہے۔ اسلامی رسالت کسی جدید قومی یا جغرافیائی مرکز تک محدود نہیں۔ قرآن مجید محمد ﷺ کی رسالت کو تمام انسانوں کے لیے قرار دیتا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ[146]

لہٰذا مورمن مقدس جغرافیہ کو اسلامی مقدس جغرافیے کے ساتھ صرف اس بنیاد پر برابر نہیں رکھا جاسکتا کہ دونوں میں مقدس مقامات کا تصور موجود ہے۔

14۔اڑن طشتریوں سے متعلق مباحث

اڑن طشتریوں پر یقین مورمن ادارے کا باقاعدہ عقیدہ نہیں اگرچہ بعض مورمن تعبیرات میں اس موضوع اور مورمن کونیاتی تصورات کے درمیان تعلق تلاش کیا گیا ہے۔ اسلامی تجزیے میں اس امتیاز کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کسی مذہب کے چند افراد کی غیر رسمی آراء کو پورے مذہب کا بنیادی عقیدہ قرار دینا درست نہیں۔ اس لیے جب تک متعلقہ ادارے کی مستند تعلیم اس کی تائید نہ کرے اس موضوع کو مورمن ازم کی بنیادی مذہبی تعلیمات میں شامل کرنا علمی طور پر مناسب نہیں ہوگا۔

---

[145] الحجرات:13

[146] سبا:28

15۔مورمن ازم اور مسیحیت کا تعلق

مورمن اپنے آپ کو مسیحی قرار دیتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی مذہبی شناخت کا مرکز سمجھتے ہیں تاہم تثلیث، خدا، تخلیق، صحائف اور نجات کے بارے میں روایتی مسیحیت سے ان کے اہم اختلافات موجود ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے یہاں ایک اہم علمی اصول سامنے آتا ہے۔وہ یہ کہ کسی مذہب کی خود شناخت کا احترام کیا جاسکتا ہے لیکن علمی درجہ بندی اس کے بنیادی عقائد کی بنیاد پر بھی کی جاتی ہے۔ اسی طرح روایتی مسیحیت سے اختلاف کو اسلام کے ساتھ مماثلت کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

مورمن ازم کا تثلیث کے روایتی تصور سے اختلاف اسے اسلامی توحید کا نمائندہ نہیں بناتا۔اسی طرح کتابِ مورمن کا وجود اسے اسلامی وحی کا حصہ نہیں بناتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی مرکزیت بھی دونوں مذاہب کے درمیان بنیادی عقائدی فرق ختم نہیں کرتی ہے۔

16۔مورمن ازم کے داخلی افتراقات

ہمارا یہ مقالہ مرکزی دھارے کے مورمن ادارے، بنیاد پرست گروہوں، اصلاح پسند رجحانات اور ثقافتی مورمن شناخت میں فرق کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ کسی بنیاد پرست یا اصلاح پسند گروہ کے عقیدے کو پورے مرکزی مورمن ازم سے منسوب نہیں کرنا چاہیے۔اسلامی تنقید کے لیے یہ امتیاز بہت اہم ہے۔ اگر کسی خاص گروہ میں تعددِ ازدواج رائج ہے تو اسے تمام مورمن افراد کا موجودہ عقیدہ قرار دینا درست نہیں ہوگا۔ اسی طرح آج کے مرکزی ادارے کے موقف کو مورمن تاریخ کے ہر دور پر لاگو کرنا بھی علمی غلطی ہوگی۔

لہٰذا اسلامی تجزیے میں عقیدے، تاریخی دور، جماعت، قیادت اور ماخذ کی نوعیت کو الگ الگ رکھنا ضروری ہے۔

17۔مذہبی اختیار اور ادارہ جاتی تبدیلی

مورمن مذہبی اختیار جوزف سمتھ، بحال شدہ کہانت، مذہبی کتابوں، مسلسل وحی اور بعد کے مذہبی رہنماؤں کے ذریعے تشکیل پاتا ہے۔ اسلامی نظام میں دینی اختیار کی بنیاد قرآن اور سنت ہیں۔ فقہ، اجتہاد اور اجماع انہی بنیادی مصادر کے تابع ہیں۔ کسی بعد کے شخص کو ایسی نئی وحی کا اختیار نہیں دیا جاسکتا جو قرآن و سنت کے بعد مستقل تشریعی حجت بن جائے۔

اس لیے مورمن ادارہ جاتی تبدیلیوں کا اسلامی تجزیہ کرتے وقت بنیادی سوال یہ ہے کہ کسی تبدیلی کو مذہبی طور پر واجب یا جائز قرار دینے کی دلیل کیا ہے۔ اگر دلیل نئی تشریعی وحی ہے تو یہ اسلامی عقیدۂ ختمِ نبوت سے مطابقت نہیں رکھتی۔

نتیجہ

مجموعی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مورمن ازم اور اسلام کے درمیان بعض اصطلاحی اور موضوعاتی مماثلتیں ضرور موجود ہیں لیکن بنیادی عقائد کے درجے میں دونوں کے درمیان نمایاں اور اصولی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ تصورِ خدا، ختمِ نبوت، وحی، آسمانی کتاب، عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت، مصلوبیت، نجات اور مذہبی اختیار جیسے بنیادی مسائل میں مورمن مذہبی تصور اسلامی عقیدے سے مختلف ہے۔ اس کے باوجود مورمن ازم کے مطالعے میں علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ اس کے تاریخی ارتقا، داخلی تنوع اور خود تعریفی بیانیے کو مناسب اہمیت دی جائے۔ اسلامی تنقید کا مقصد کسی مذہبی جماعت کے بارے میں جذباتی فیصلہ صادر کرنا نہیں بلکہ قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں اس کے مذہبی دعووں کا منظم اور مدلل جائزہ لینا ہے۔یہی منہج اس مطالعے کو محض ردّیاتی تحریر کے بجائے ایک سنجیدہ تقابلی، تنقیدی اور تحقیقی مطالعہ بناتا ہے۔